Postal Reg.No:PB/0154/2003 to 2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54 | شمارہ 9

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

19 محرم 1426 ہجری یکم امان 1384 ہش یکم مارچ 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 26 فروری (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

نماز کا مغز اور روح وہ دُعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دُعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذّتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے کھایا ہوا یاد رہتا ہے دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت اس کے بالمقابل مجسم ہوکر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اُٹھ کر سردی میں وضو کر کے خواب راحت چھوڑ کر اور کئی قسم کی آسائشوں کو چھوڑ کر پڑھنی پڑتی ہے اصل بات یہ ہے کہ اُسے بیزاری ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اُس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذت کیوں کر حاصل ہو۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے درپے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے دانشمند اور زیرک انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اُس کو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کو حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دُعا پیدا ہو کر وہ لذت حاصل ہو تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جائے گی پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اُس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ ان الحسنات یذھبن السیاتِ (ھود۱۱۵) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دُعا کرے کہ وہ نماز جو صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔

یہ جو فرمایا ہے کہ ان الحسنات یذھبن السیاتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا۔ اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا اور الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنے وہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے۔ اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کر دیتی ہے نماز نشست و برخاست کا نام نہیں نماز کا مغز اور روح وہ دُعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست کے اظلال ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 28 مطبوعہ قادیان)

ہر وہ شخص جو اللہ کا خوف رکھتا ہے اور اسے آخرت پر یقین ہے اور وہ اللہ کی عبادت کرنے والا بننا چاہتا ہے تو اس کو لازماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونوں کی پیروی کرنی ہوگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ سے متعلق بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 فروری 2005 بمقام بیت الفتوح ماڈرن لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیراً (الاحزاب:۲۲)

پھر فرمایا کہ گذشتہ دو تین خطبات سے میں نے سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون شروع کیا ہوا ہے جس کی فوری وجہ بعض معترضین اور مخالفین اسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر بعض بیہودہ الزامات تھے لیکن اب میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے شمائل کے مختلف پہلوؤں کو بیان کروں آپ کی سیرت اور اعلیٰ اخلاق اتنا وسیع احاطہ کئے ہوئے ہیں اور ان کے اسقدر پہلو ہیں کہ جن کو مکمل طور پر بیان کرنا ممکن نہیں ہے ہر خلق کی اتنی بے شمار مثالیں ہیں کہ ان کو مسلسل خطبات میں بھی بیان کرنا ممکن نہیں لیکن میں نے سوچا ہے کہ ان اعلیٰ ترین اخلاق کے نمونوں کی چند مثالیں پیش کروں اگرچہ اس کے لئے کئی خطبات درکار ہوں گے بہرحال اپنے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات اطوار اور سیرۃ کا مضمون ہم سب کیلئے باعث برکت ہوگا۔ اور جہاں سے آپ کی سیرۃ کے پہلو سامنے آئیں گے یہ مضمون ہمارے اندر پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنے کا باعث ہوگا اسی طرح غیروں کے سامنے بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی جھلکیاں آجائیں گی انکو بھی پتہ لگے گا کہ وہ نبی کن اعلیٰ اخلاق کا مالک تھا۔

فرمایا یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے تو ہر ایسا شخص جو اللہ کا خوف رکھتا ہے اور اس کو آخرت پر یقین

بقیہ صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اختلافات کی دلدل سے باہر آیئے!

((2 - آخری))

ایک اور حدیث میں مسجد میں مردوں اور عورتوں کی باقاعدہ صف بنا کر نماز پڑھنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ چنانچہ حدیث بخاری میں درج ہے خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا۔ کہ مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اور بدترین صف آخری صف ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری صف ہے اور بدترین صف پہلی صف ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم تھا کہ مسجد میں پہلے مردوں کی صفیں بنیں اور پھر عورتوں کی اور ایک فطری بات بتائی گئی ہے کہ مردوں کی آخری صف اور عورتوں کی پہلی صف ایک دوسرے کے قریب آجائے گی اور قربت سے خطرات کے امکانات ہیں لہذا ایک عقلی بات سمجھا دی گئی ہے۔ جس میں مناسب تدبیر کے استعمال کی دعوت دی گئی ہے مثال کے طور پر انتظامیہ ایسا کرسکتی ہے کہ مردوں کی آخری صف اور عورتوں کی پہلی صف معمر مردوں اور شادی شدہ مردوں یا عورتوں کی ہو بجائے غیر شادی شدہ اور جوان لڑکوں اور لڑکیوں، کے اس امکانی خطرہ سے بچاؤ کیلئے درمیان میں کوئی پردہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مساجد میں عورتوں کیلئے دائیں یا بائیں طرف پردہ لگا کر نماز پڑھنے کا انتظام کیا جاتا ہے عام دنوں میں مسجد مبارک قادیان میں دائیں طرف کا بیت الفکر کا حصہ عورتوں کیلئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جس میں پردہ کی رعایت سے عورتیں نماز پڑھتی ہیں۔ اس طرح جمعوں اور تراویح کے وقت بھی مسجد کی ایک طرف پردہ لگا کر عورتوں کیلئے نماز پڑھنے کا انتظام کردیا جاتا ہے۔

اسی طرح نماز عید ایک ایسی نماز ہے جو خوشی کے موقع پر ادا کی جاتی ہے اور خوشی کی اس نماز میں عورتوں کی حاضری کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ عید الفطر اور عید الضحیٰ مین سب عورتیں شامل ہوں چاہے وہ حائضہ ہی کیوں نہ ہوں حائضہ کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ الگ بیٹھیں نماز بیشک نہ پڑھیں امام کا خطبہ سنیں وعظ ونصیحت پر غور کریں اور خوشی کے ماحول میں ایک دوسرے سے ملیں۔ چنانچہ ایسی عیدوں کا انتظام مساجد کی بجائے عید گاہوں میں ہوتا ہے اور وہاں حائضہ عورتیں الگ بیٹھتی ہیں۔ اور باقی عورتیں باقاعدہ نماز با جماعت میں شامل ہوتی ہیں۔ اور خطبہ عید سے فیضیاب ہوتی ہیں۔

بعض فقہاء نے اپنی طرف سے ہی بعض ایسی باتیں بنالی ہیں جن کا قرآن وحدیث سے کہیں ثبوت نہیں ملتا۔ پہلے تو انہوں نے یہ مفروضہ گھڑا ہے کہ عورتوں کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے اور پھر ساتھ ہی اپنی طرف سے یہ بات بھی بنالی کہ جب مسجد میں آکر نماز پڑھنے کی ممانعت ہے تو پھر وعظ ونصیحت سننا تو اور بھی زیادہ ان کے لئے ممنوع ہے چنانچہ معروف فقہ کی کتاب عین الہدایہ میں عورتوں کے حوالہ سے مرقوم ہے کہ

''جب نماز کیلئے نکلنا ممنوع ہے تو مجالس وعظ میں بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے''۔

گویا فقہ کی اس کتاب نے عورتوں کو وعظ ونصیحت کی مجلس سے بھی محروم کردیا حالانکہ آنحضرت ﷺ کی واضح حدیث ہے کہ عورتوں کی خواہش پر آپ نے ان کیلئے مجلس وعظ ونصیحت کا انتظام فرمایا تھا اور قرآن مجید نے ہر مقام پر مردوں اور عورتوں کے حصول علم کا ساتھ ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ ساتھ ساتھ ہی ان کے عرفان کا ذکر فرمایا ہے۔ بلکہ مومن مردوں کیلئے حضرت مریم اور فرعون کی بیوی کو بطور مثال پیش فرمایا ہے پس اسلام ہرگز عورت کے درجہ کو نہیں گھٹاتا بلکہ عورت کے مقام اور عزت اور اس کے حقوق کا ایسا علمبردار ہے کہ اس کی نظیر سابقہ مذاہب میں کہیں نہیں پائی جاتی۔

اس موضوع کے ضمن میں بعض لوگ عورتوں کے دماغوں میں یہ بات بھی ڈالتے ہیں کہ دیکھو اسلام نے تم کو مسجد میں امامت کرنے کی اجازت نہیں دی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو نعوذ باللہ تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس کیلئے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جس میں درج ہے لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً (بخاری کتاب المغازی)

کہ وہ قوم کامیاب نہیں ہوسکتی جو اپنے امور عورتوں کے سپرد کردیتی ہے حالانکہ یہ حدیث صرف دنیوی معاملات کے متعلق ہے اور مطلب یہ ہے کہ جو مرد نکھٹو بن جاتے ہیں اور عورتوں سے کام لیتے ہیں یہاں تک کہ عورتیں ان پر حاوی ہوجاتی ہیں تو ان قوموں کے مقابل پر وہ گھاٹے میں رہیں گے جن قوموں میں مرد محنت ومشقت کے کام کرتے ہیں اور قوم کی نگرانی کرتے ہیں لیکن جہاں تک عورتوں کے امامت کرانے کا تعلق ہے تو عورتوں کیلئے اگر امامت کو جائز نہیں ٹھہرایا گیا تو اس کی بالکل اور وجہ ہے کہ عورتوں کے عمومی فائدہ کی خاطر ان کو اس فرض منصبی سے روکا گیا ہے ظاہر ہے کہ امامت وہی شخص کرا سکتا ہے جو باقاعدگی سے پانچوں وقت نماز پڑھانے کیلئے آسکے۔ لیکن عورت جس نے گھر کی ہزاروں قسم کی اندرونی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں مہینہ میں کم از کم سات آٹھ دن ایام ماہواری میں مبتلا ہونا ہے بچوں کو نو ماہ تک پیٹ میں اٹھانا ہے اور بعض دفعہ اس کی وجہ سے نہ صرف جسمانی ہیئت میں تبدیلی آجاتی ہے بلکہ حد درجہ کی نقاہت اور نظام ہضم کی کمزوری اور الٹیاں وغیرہ شروع ہوجاتیں ہیں۔ اور بعد ولادت چالیس روز تک خون نفاس کے مرحلہ سے گزر کر دو سال تک بچے کو ہر وقت دودھ پلانا ہے کیا ایسے میں اگر عورت کو مسجد میں امامت کرانے کی ذمہ داری بھی سونپ دی جائے تو کیا اس پر ظلم نہ ہوگا پس اسلام کا ہر ایک حکم عین فطرت کے تقاضوں کے مطابق اور انسانی قوی اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عین محل اور موقع کے مطابق ہے پس بعض لوگوں کا عورتوں کے دماغوں میں یہ فتور بھرنا کہ اسلام نے عورتوں کو امامت کے حق سے محروم کرکے اس کے درجہ کی تنقیص کی ہے تو یہ محض اور محض ایسا وسوسہ ہے جس کو شیطانی وسوسہ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے یہ خیال صرف ایسا خیال ہے کہ جسے تمام پہلوؤں پر غور کرکے پیش نہیں کیا گیا پس حقیقت یہ ہے کہ عورتوں کو امامت کی اجازت نہ دینا اس کی عزت اور احترام کے قیام اور اس کے حقوق کی ادائیگی کیلئے ہی ہے نہ یہ کہ اس کا کوئی حق مارا گیا ہے۔

جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ عورت دنیوی اعتبار سے حکمرانی کرسکتی ہے یا نہیں تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اگر کوئی عورت اس قدر علمی وانتظامی ترقی کرے کہ وہ اپنی قوم کے مردوں پر حکمران بننے کی صلاحیت رکھتی ہو تو یہ اس کا حق ہے کہ وہ حکمرانی کرے۔ اور اسے اس حق سے کسی طرح بھی محروم نہیں کیا جاسکتا لیکن جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی قوم عورتوں کے سپرد اپنے معاملات کردے یا عورتیں ہی ان پر حکمران ہوجائیں تو وہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتیں اس کا واضح مطلب جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں بس یہی ہے کہ اگر کسی قوم میں بالعموم مردوں کی نسبت عورتوں کے ہی سپرد معاملات ہوجائیں اور وہ مردوں پر ہر شعبہ پر حاوی ہو جائیں تو چونکہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر بیرونی کاموں کی ذمہ داری مردوں پر ڈالی ہے اور ان کے قویٰ اور بعض صلاحیتیں عورتوں سے زیادہ ہوتی ہیں اس لئے جن قوموں میں معاملات عورتوں کے سپرد کرکے مرد خاموش ہوجائیں ان قوموں کے کامیابی سے ہمکنار ہونے کے مواقع کم ہوجاتے ہیں۔

پس ہم اپنے سابقہ مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے یہی عرض کرتے ہیں کہ یہ بات اسلامی تعلیم سے ظاہر وباہر ہے کہ عورت مسجد میں آکر نماز ادا کرسکتی ہے اس کو اجازت ہے لیکن یہ بات اس کے بعض خاص حالات کی وجہ سے مردوں کی طرح فرض نہیں ہے اور عورت کے مسجد میں آنے یا نہ آنے کے متعلق آج کل جو فضول بحثیں اٹھائی جارہی ہیں وہ محض لاعلمی کی وجہ سے ہیں جن کے نتیجہ میں بلاوجہ غیروں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع فراہم کیا جارہا ہے۔

(منیر احمد خادم)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

حقیقت ہے اور سچ بھی ہے

❁ بدر 7 تا 14 دسمبر 2004ء میں سفر سیالکوٹ کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں حضرت صاحب نے اپنے صرف چار سالہ نوکری کا صحیح اور سچ تجربہ ظاہر کیا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں بہت کم ایسے ہوں گے جو پورے طور پر صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں۔ میری 17 سالہ ملازمت مدرسی میں میں نے اکثریت کو ایسا ہی پایا ہے ایسے بھی بہت سے ہیں جو اس مقدس پیشے کے اہل بھی نہیں ہیں اور نہ ہی اپنی اصلاح کرتے ہیں جبکہ بنگلور کے اسمبلی ہال کی عمارت پر لکھا ہوا ہے'' کہ حکومت کا کام خدا کا کام ہے''۔ اب اس میں کس قدر بے ایمانی ہو رہی قارئین اچھی طرح جانتے ہیں۔

(محمد سمیع اللہ خان باز بیدری اردو ملاپ سوسائٹی شیموگہ۔ کرناٹک)

'مقدس گورو گرنتھ صاحب کا سوسالہ جشن'' کے عنوان سے اداریہ ایک تاریخی پیشکش ہے

❁ آپ نے 1995ء میں جو مسیح موعود نمبر پیش کیا تھا وہ ایک تاریخی نمبر تھا میں بہت دفعہ اس کا مطالعہ کرچکا ہوں ہر دفعہ کے مطالعہ سے ایک نئی تازگی ملتی ہے اور اب جو آپ نے ''مقدس گورو گرنتھ صاحب کا سوسالہ جشن'' کے عنوان سے مختلف اقساط میں جو اداریہ تحریر فرمایا ہے یہ بھی ایک تاریخی پیشکش ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس تاریخ کا پتہ بہت سی خالصہ برادری کو بھی لگنا چاہئے اسلئے میری درخواست ہے کہ یہ تاریخی حالات ایک کتابچہ کی شکل میں ہندی اور گورمکھی میں چھپوا کر اہل ہنود اور اہل خالصہ کو پیش کئے جائیں تو بہت سی غلط فہمیاں دور ہوجائیں گی اور میرا خیال ہے کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغ اتحاد اور انسان دوستی کی راہ میں یہ امر ممد ومعاون ثابت ہوگا۔

(ایس ڈی اعوان آف جرمنی)

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
MASIHA CARS
>>>> Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO , INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم نے تو دنیا میں پھیلنا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا بھی یہ فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے کوشش میں لگ جائے۔

آگے بڑھیں اور دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ کا مددگار بنیں اور ان برکتوں اور فضلوں سے حصہ لیں جو خدا نے اپنا پیغام پہنچانے والوں کے لئے رکھی ہیں۔

فرانس اور سپین کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نہایت روح پرور اور ایمان افروز واقعات کا بیان۔

ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ممالک میں زلزلہ سے متأثرین کی امداد کے سلسلہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کی جانے والی خدمات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 28 جنوری 2005ء بمطابق 28 صلح 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 178 ممالک میں جماعت قائم ہے اور احباب جماعت ہر جگہ، ہر ملک میں اخلاص و وفا میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر ملک کی جماعت کی یہ خواہش ہے کہ خلیفۂ وقت کا دورہ ان کے ملک میں ہو۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کے دورے سے جماعت میں کام کرنے کی رفتار میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

ابھی گزشتہ دنوں امیر صاحب نائیجیریا اور ایک اَور نائیجیرین دوست آئے ہوئے تھے، انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ خلفاء کے دورے کے بعد ہمیشہ جماعت میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور کہنے لگے کہ گزشتہ سال آپ کے دورے کے بعد بھی جماعت میں خاص جوش پایا جاتا ہے۔ الحمدللہ کہ جماعت اپنے اخلاص و وفا کی وجہ سے جو اُسے خلافت سے ہے ان دوروں کی وجہ سے اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن فائدہ تبھی ہے جب ان تبدیلیوں کو مستقل اپنے اندر جاری کر دیا جائے، تبدیلیوں کا اثر مستقل رہے، یہ نہیں کہ کچھ عرصہ بعد آگے قدم پڑنے کی بجائے وہیں پر کھڑے ہو جائیں، تبدیلیوں کا اثر زائل ہونا شروع ہو جائے۔ کیونکہ اگر کھڑے ہو گئے تو پھر پیچھے جانے کا خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر قدم آگے بڑھنے شروع ہوئے ہیں تو یہ اب زندگی کا معمول بن جانا چاہئے، روزمرہ کا حصہ بن جانا چاہئے۔ رفتار میں کمی بیشی تو ہو سکتی ہے لیکن قدم رکنے کبھی نہیں چاہئیں۔ ہر سال تو ہر ملک کے دورے ہو بھی نہیں سکتے کہ آ کر پھر دھکا لگایا جائے اور پھر آپ چلیں۔ پھر بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں حالات یا مجبوریوں کی وجہ سے دورے نہیں ہو سکتے۔ اگر سب ممالک دوروں کی انتظار میں رہیں گے تو پھر جس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اس مقصد کا حصول تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔ مقصد یہی ہے کہ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور اس پیغام کو بھی آگے پہنچانا ہے۔ اب جو اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی جو حقیقی تعلیم ہمیں دی ہے وہ خلیفۂ وقت کی آواز میں سب تک پہنچ رہی ہے۔ اس آواز کے پہنچنے میں تو کوئی روک نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کا ویزا درکار نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کے مُلّاں کی مرضی کے مطابق خطبات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ہوائی لہروں پر ہر گھر میں، ہر شہر میں، اپنی اصلی حالت میں اسی طرح اتر رہی ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا۔

پس جو تبدیلیاں پیدا کی ہیں ان کو عارضی تبدیلیاں نہ بنائیں بلکہ یہ تبدیلیاں اب زندگی کا حصہ بن جانی چاہئیں۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں اور اپنے ماحول کو بھی بتائیں۔ ان کو بھی اس نعمت سے فیض اٹھانے کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ نہ ہو کہ احمدیت کا پیغام کسی جگہ نہ پہنچا ہو اور اس جگہ کے رہنے والے یہ شکوہ کریں کہ کیوں یہ پیغام ہمیں نہیں پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ آپ کے پیغام نے دنیا میں پھیلنا ہے اور ضرور پھیلنا ہے انشاء اللہ اور کوئی طاقت اس کو پھیلنے سے نہیں روک سکتی۔

آپؑ فرماتے ہیں: ''مَیں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک مَیں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں، تمام دنیا اپنی سچائی کی تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے حرف حرف اور لفظ لفظ کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح **اِس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔** ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ **مَیں اپنی** طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فتح تو مقدر ہے۔ آپؑ کی تعلیم نے تو دنیا میں پھیلنا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا بھی یہ فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے کوشش میں لگ جائے۔ افریقن ممالک میں خاص طور پر جس طرح پہلے کوشش ہوتی رہی ہے اب پھر وہی کوشش کریں۔ جیسے پہلے منظم ہو کر احمدیت کا پیغام پہنچایا تھا، اب پھر اس طرف توجہ دیں۔ پہلے تربیت میں جو کمی رہ گئی تھی ان کمیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں اور جلد سے جلد اپنے ملک کے تمام نیک فطرت شہریوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بنا دیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے۔ آسمانی تائیدات لوگوں کے دلوں پر بھی اتر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ مختلف ذریعے سے تنبیہ بھی کر رہا ہے، اس کے نظارے بھی ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں۔ اس کے نظارے **طوفانوں اور زلزلوں** کی صورت میں نظر آ رہے ہیں۔ ایک خدا کو بھلانے کی وجہ سے انسان انسان کے خلاف جو ظالمانہ حربے استعمال کر رہا ہے وہ اس لئے

نظر آرہے ہیں۔ ایک ہی ملک کے شہری ظالمانہ طریق پر ایک دوسرے کا قتل عام کر رہے ہیں، وہ اسی وجہ سے ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ مسلمان کہلانے والے بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔

پھر مغرب کے نام نہاد امن کے علمبردار، امن کے نام پر ملکوں کی شہری آبادیوں کو تہس نہس کر رہے ہیں، تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے پیسے سے غریب لوگوں کی مدد کریں، ان کی بھوک مٹائیں، اس کی بجائے اس پیسے سے تباہی پھیلا رہے ہیں۔ تو یہ سب کچھ چاہے وہ قدرتی آفات ہوں یا اللہ تعالیٰ نے دلوں میں سختی پیدا کر دی ہو جس سے انسان اپنی اقدار ہی بھول گیا ہے اور ایک دوسرے کو جانوروں کی طرح نوچنے اور بھنبھوڑنے لگ گیا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو بھول گیا ہے اور زمانے کے امام کو پہچاننے سے انکاری ہے یا خدا کے خوف کی جگہ بندوں کے خوف نے لے لی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ مجھ سے اور صرف مجھ سے ڈرو۔ انسان کو اپنا بندہ بنانے کے لئے، اس کی اصلاح کے لئے، خدا تعالیٰ ہر زمانے میں اپنے کسی خاص بندے کو مبعوث فرماتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے۔ یہ دنیا جو خدا کو بھلا بیٹھی ہے اس کو خدا کی طرف لائیں۔ اور آج یہی پیغام لے کر ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک واحد خدا کی پہچان کروائے۔ پس اس لحاظ سے ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کریں، اپنے آپ کو بھی تقویٰ کے اعلیٰ معیار تک پہنچائیں اور دنیا کو بھی اس حسین تعلیم سے آگاہ کریں۔ اس انتظار میں نہ رہیں، جہاں جہاں اور جن جن ملکوں میں بھی احمدی ہیں، کہ خلیفہ وقت کا دورہ ہوگا تو اس کے بعد ہی ہم نے اپنے اندر تیزی پیدا کرنی ہے۔ یہ وقت ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آسمان پر بھی جوش ہے۔ پس آگے بڑھیں اور دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ کے مددگار بنیں۔ اور ان برکتوں اور فضلوں سے حصہ لیں جو خدا نے اپنا پیغام پہنچانے والوں کے لئے رکھی ہیں۔ یہ کام تو ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کا وارث بنانے کے لئے یہ موقع دیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کی تقریباً سب جماعتوں کی خواہش ہے کہ میرے دورے ہوں تا کہ ان میں تیزی پیدا ہو۔ وہ تو ہوں گے انشاء اللہ اور ہو بھی رہے ہیں لیکن اپنے اس کام کو بھی ہر جماعت کو جاری رکھنا چاہئے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان دوروں کی وجہ سے جماعت کو جو خلافت سے تعلق ہے اس میں تیزی پیدا ہو بھی جاتی ہے۔ لیکن ہم اس انتظار میں بیٹھ بھی نہیں سکتے کہ خلیفۂ وقت کا دورہ ہوگا تو کام ہوگا۔ وہ براہ راست ہم سے مخاطب ہوگا تو کام ہوگا۔ کام بہرحال ہوتے رہنے چاہئیں۔ جہاں تک میرے دوروں کا تعلق ہے، گزشتہ سال میں بھی جس حد تک ممکن تھا دورے کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور جماعت کے مخلصین کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی دیکھے، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ آپ کی جماعت نے غالب آنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہمیں موقع دے کر ان فضلوں کا وارث بنا رہا ہے۔

اب گزشتہ دنوں جو مَیں نے دورہ کیا ہے اس کا بھی تھوڑا سا حال بیان کر دیتا ہوں۔ فرانس اور سپین کے دوروں اور جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی، وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائید و نصرت کے بے شمار نظارے دیکھے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس میں ہماری کسی کوشش یا ہوشیاری یا چالاکی کا دخل ہے تو وہ غلط بیانی سے کام لینے والا ہے، وہ جھوٹ بولنے والا ہے۔ فرانس کے جلسے میں، فرانس کی جماعت کو بھی امید نہیں تھی جس طرح وہاں کے سربراہوں، صدر اور وزیراعظم نے اور دوسرے وزیروں نے پیغام بھجوائے، اس میں کسی انسانی کوشش کا دخل نہیں تھا۔ خاص طور پر ان حالات میں جب ہر جگہ مغربی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف ایک فضا قائم ہوئی ہوئی ہے۔ اور پھر وہاں چند دن پہلے ہی وزارت داخلہ نے امیر صاحب فرانس کو بلا کر سوال جواب کئے۔ وہ کہتے ہیں کئی آدمیوں کا پینل تھا اور اس طرح وہ جماعت اور اسلام کے بارے میں تابڑ توڑ اور سخت لہجے میں بات کر رہے تھے اور امیر صاحب سے سوال کر رہے تھے کہ کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ ہمارے جلسے میں بھی روک ڈالیں گے۔ پھر جس علاقے میں ہمارا مشن ہاؤس ہے اور جہاں جلسہ ہوا، وہ بھی ایسے لوگوں کا علاقہ ہے جن کو مذہب سے کم ہی تعلق ہے اور مسلمانوں کے خلاف تو خاص طور پر ان جگہوں پر فضا قائم ہوئی ہوئی ہے۔ اور اس جگہ بھی انتظامیہ کو یہ خطرہ تھا کہ جلسے میں کہیں روک ڈالنے کی کوشش نہ ہو، علاقے کے لوگ کوئی اعتراض نہ اٹھانے شروع کر دیں۔

پھر اس علاقے کے میئر بھی لمبا عرصہ ہمارے خلاف رہے ہیں اور چند سال پہلے مشن ہاؤس اور مسجد کو بھی میئر نے خود آ کے سیل (Seal) کر دیا تھا۔ اور نہ صرف مسجد کو سیل (Seal) کر دیا تھا بلکہ جوتوں سمیت مسجد کے اندر چلے گئے تھے۔ اور پھر ہمارے وہاں کے لوگوں کو بھی سخت برا بھلا کہا، جماعت کو بھی سخت برا بھلا کہا۔ اس کی طرف سے بھی فکر تھی تو جماعت نے اس کو بھی جلسے پر آنے کی دعوت دی تھی اور ان کا خیال ہے کہ وزارت داخلہ نے بھی ان کو کہا تھا کہ نمائندگی کریں اور جلسہ اٹینڈ کریں۔ تو بہرحال میئر نے آنے کی حامی تو بھر لی تھی کہ آؤں گا لیکن صرف چند منٹ کے لئے۔ لیکن پھر چند منٹ کی بجائے پورا وقت جو میری تقریر کا آخری سیشن تھا اس کے خاتمے تک بیٹھے رہے۔ اور پھر یہ کہ کجا وہ وقت تھا کہ مسجد میں میئر صاحب جوتوں سمیت آئے تھے اور کجا یہ کہ سٹیج پر آنے سے پہلے جوتے اتار رہے تھے۔ اور پھر اپنا پیغام بھی دیا۔ میری جلسے کی تقریر کا فرنچ میں ترجمہ ہو رہا تھا وہ بھی سنا اور جاتے ہوئے امیر صاحب کو کہہ گئے کہ اس تقریر کو لکھوا کر مجھے دو مَیں وزیر داخلہ کو دوں گا۔ اسلام کا یہ پہلو تو پہلی دفعہ سننے اور دیکھنے میں آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ اب مَیں تمہارے ہر کام میں تمہاری مدد کے لئے تمہارے ساتھ چلوں گا۔ تو یہ تبدیلیاں، یہ دلوں کو پھیرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ پھر اس بات سے بھی بڑے متاثر تھے کہ ایم ٹی اے کے ذریعے سے قادیان والے یہاں کے نظارے دیکھ رہے ہیں اور ہم لوگ وہاں بیٹھے قادیان کے نظارے دیکھ رہے تھے۔ تو یہ بھی جماعت کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ ہزاروں میل کی دُوری کے باوجود دونوں ایک دوسرے کے جلسوں سے فیض اٹھا رہے تھے۔ تو یہ ہے وحدانیت جس کو قائم کرنے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا کہ ہر جگہ سے ایک طرح، ایک خدا کا نام بلند ہو۔ تو جہاں دینی فوائد اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے اور ان دوروں سے ہوتے ہیں۔ جماعت کی تربیت کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود بخود ایسے بھی سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ غیروں پر بھی اسلام کی خوبیوں کا اثر قائم ہو جاتا ہے۔ یہ سب اثر اور رعب اللہ تعالیٰ کی نصرت سے قائم ہوتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وعدہ فرمایا تھا۔ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ کا آپؑ کا الہام بھی ہے۔

فرانس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مراکو، الجزائر اور بعض دوسرے چھوٹے ملکوں کے لوگ بھی احمدی ہو رہے ہیں۔ اس معاملے میں بھی فرانس کی جماعت ماشاء اللہ کافی فعال ہے، اچھا کام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو سنبھالنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ ایک لمبے عرصے کے بعد اب وہاں مشنری کی بھی تعیناتی ہو گئی ہے، ان کو مبلغ بھی مل گئے ہیں۔ امید ہے کہ اب مزید اس سے بہتر نتائج پیدا ہوں گے۔ اور پچھلے سال بھی جب میں گیا تھا، وہاں دستی بیعتیں ہوئی تھیں۔ اس سال بھی ہوئیں۔ اور اس دفعہ تو سوئٹزرلینڈ سے بھی تین چار احباب جنہوں نے گزشتہ سال سوئٹزرلینڈ کا جلسہ سنا تھا، ان میں سے کچھ لوگ آئے تھے پھر بیعت کرنے کے لئے آ گئے۔ تو اس طرح فرانس میں دو دن بیعت ہوئی۔

مراکو اور الجزائر کی جو عورتیں ہیں، ان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اور پڑھی لکھی لڑکیوں میں مذہبی رجحان ہے اور بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ عہد بیعت کو نبھا رہی ہیں۔ بلکہ سختیاں برداشت کرنے کے باوجود اپنے خاندان والوں کو بھی تبلیغ کر رہی ہیں، اپنے گھر والوں کو بھی تبلیغ کر رہی ہیں۔ اور بڑے درد کے ساتھ اس بات کا احساس رکھتی ہیں اور دعا کے لئے کہتی ہیں کہ ہمارے گھر والے بھی احمدیت قبول کر کے اپنی عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔ کئی عورتوں اور لڑکیوں نے جو پڑھی لکھی ہیں، یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں، ہچکیوں سے روتے ہوئے مجھے کہا کہ دعا کریں ہماری مائیں، ہمارے باپ، ہمارے بھائی، احمدی ہو جائیں۔ تو ایک دو کو تو میں نے کہا کہ اپنی ماؤں کو جو ذرا سا نرم گوشہ رکھتی تھیں، کسی نہ کسی طرح جلسے پر لے آؤ، چنانچہ اگلے دن وہ لے بھی آئیں۔ تو ان ماؤں سے اس کے بعد ملاقات بھی تھی۔ تین چار لڑکیوں کی وہ مائیں تھیں۔ جب ان کی غیر احمدی مائیں آئیں، مسلمان تھیں، تو مَیں نے ان سے پوچھا کہ تمہاری بیٹیاں احمدی ہیں اور تم لوگ صرف اس وجہ سے ان پر سختیاں کر رہے ہو کہ وہ احمدی کیوں ہیں۔ آج تم نے ہمارا یہ جلسہ سنا ہے، مجھے بتاؤ کہ تمہیں یہاں کیا چیز ایسی لگی ہے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہو۔ کہنے لگیں کچھ نہیں بلکہ یہاں ہر چیز عین اسلام کے مطابق ہے۔ تو مَیں نے ان کو بتایا کہ یہ تو ہماری تعلیم کا حصہ ہے یہ تم نے دیکھ لیا سن لیا، تم اب اپنی بیٹی کو بھی جانتی ہو، یقیناً اس کی دینی حالت کا احمدیت قبول کرنے سے پہلے کا بھی تمہیں علم ہوگا اور اب کا بھی ہے۔ پھر تمہارے

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office : 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Caicuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

دوسرے بچے بھی ہیں جو مسلمان ہیں، تم بتاؤ کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد تمہاری بیٹی کی دینی حالت اچھی ہوئی ہے یا اور خراب ہوئی ہے۔ کہنے لگیں (وہ تین عورتیں تھیں) کہ ہمارے بچے جو احمدی ہوئے ہیں باقی بچوں کی نسبت گھر میں اسلام کی عملی تصویر کا یہی نمونہ ہیں۔ مَیں نے ان کو کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو پھر تم ان پر سختیاں کیوں کر رہی ہو۔ ان اچھوں میں تو تم لوگوں کو بھی شامل ہونا چاہئے اور اپنے خاندان کو بھی شامل کرنا چاہئے۔ تو بہرحال ان کے دل کافی نرم ہو گئے۔ کچھ نے کہا ہم سوچیں گے احمدی ہونے کے بارے میں۔ ایک عورت نے تو وہیں کہا کہ میں بیعت کروں گی۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چھوٹی سی باتوں سے بعض دفعہ دلوں کو بدل دیتا ہے۔ ان لوگوں میں شرافت ہے، ہمارے بعض لوگوں اور مولویوں کی طرح بزدل اور ڈھیٹ نہیں ہیں کہ مولوی کا خوف زیادہ ہو اور اللہ کا خوف کم ہو۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جانے سے پہلے اکثر کے رویے بالکل نرم ہو چکے تھے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ احمدی ہوتی ہیں، لیکن بہرحال یہ وعدہ کر کے گئیں کہ اب ہم اپنے احمدی بچوں سے نرم سلوک کریں گے، نرمی کا سلوک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بیعت کرنے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے۔

پھر سپین کا دورہ تھا۔ سپین بھی گو یورپ کا حصہ ہے لیکن مجھے تو یورپ سے بالکل مختلف لگا۔ جو لوگ بھی سپین جا چکے ہیں۔ اکثر کی یہ رائے ہے، وہاں جا کر یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ یہ ملک جہاں چھ سات سو سال پہلے تک مسلمانوں کی حکومت تھی، جہاں خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے ایک شہر میں کئی سو مساجد تھیں، جہاں سے پانچ وقت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کی آوازیں گونجتی تھیں اور اب یہ مساجد یا تو گرا دی گئی ہیں اور جو زیادہ بڑی تھیں، اچھی تھیں، ان کو چرچ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ تو بہرحال یہاں بھی جا کے عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ جلسہ سے پہلے ایک دن ہم قرطبہ کی مسجد دیکھنے کے لئے گئے یہاں مسجد کے عین درمیان میں اب عیسائیوں نے ایک چرچ بنا دیا ہے، پرانا بنایا ہوا ہے۔ لیکن باقی مسجد کا حصہ محفوظ ہے، محراب وغیرہ۔ اس طرف کسی کو جانے تو نہیں دیتے لیکن بہرحال انہوں نے دکھایا۔ یہاں جو چرچ ہے اس کی وجہ سے وہاں بشپ کے نمائندے نے استقبال کیا، ہمیں ریسیو (Receive) کیا۔ اور ان کا نیچے بیسمنٹ (Basement) میں ایک کانفرنس روم، کافی بڑا تھا اس میں وہ لے گیا۔ مَیں نے کہا ہم نے تو مسجد دیکھنی ہے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن شاید اس کو یہی ہدایت تھی۔ بہرحال وہاں لے جا کر انہوں نے ہمیں باقاعدہ بٹھایا جس طرح کوئی کانفرنس ہوتی ہے۔ اور وہاں فارمل ویلکم (Formai Welcome) کیا، خوش آمدید کہا اور جماعت کا بھی جتنا اس پادری کو تعارف تھا اس نے اچھے الفاظ میں اس کا ذکر کیا۔ پھر اس کے بعد مَیں نے بھی چند الفاظ میں ان کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آپس میں مل جل کر رہنے اور امن قائم کرنے کے لئے ہمیں اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کرنی ہو گی، ایک خدا کی طرف آنا ہو گا۔ بہرحال اس نے سب باتیں سنیں بلکہ وہ تو یہاں تک تیار تھا کہ اگر وقت ہو تو میں سارے شہر کے پادریوں کو اکٹھا کر لوں اور انہیں بھی آپ ایڈریس کریں۔ کیونکہ پہلے پروگرام نہیں تھا اس لئے یہ تو نہ ہو سکا۔ اب وہاں کے جو مبلغین ہیں انہیں چاہئے کہ ان لوگوں سے رابطہ رکھیں۔

پھر اشبیلیہ جسے اب سپینش میں سِوِیّہ (Seville) کہتے ہیں، وہاں گئے۔ یہاں بھی جو پہلے ایک مسجد تھی اس کو بھی اب چرچ میں بدل دیا گیا ہے اور ساتھ محل ہے۔ عبدالرحمان اوّل کے زمانے کا بنا ہوا محل ہے یہاں بھی استقبال ہوا۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ یہاں استقبال ہو گا۔ لیکن بہرحال پادری صاحب نے استقبال کیا اور اپنا تحفہ بھی دیا۔ مَیں نے بھی ان کو لٹریچر دیا، اسلامی اصول کی فلاسفی اور دوسری چیزیں۔ ایک قرآن کریم بھی دیا تھا۔ تو بہرحال استقبال کے بعد ہم نے مسجد بھی دیکھی، جیسا کہ مَیں نے کہا اسے اب چرچ میں بدل دیا گیا ہے۔ یہ پتہ نہیں کہ ان پادریوں کا، اللہ بہتر جانتا ہے کہ جماعت کو احترام دینے کی کیا وجہ ہے؟ کیوں توجہ پیدا ہوئی ہے۔

چند دن ہوئے یہاں بیت الفتوح میں امن کانفرنس ہوئی تھی، یہاں بہت سارے لوگ آئے ہوئے تھے۔ مختلف مذاہب کے لوگ، ممبرز آف پارلیمنٹ اور بعض پادری بھی تھے۔ تو مجھے کسی نے بتایا کہ یہاں ایک پادری بھی آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ ہم تمہارے یہاں صرف اس لئے آ جاتے ہیں کہ تم جو کہتے ہو اسے کر کے دکھانے کی تمہارے پاس 100 سال سے زائد کی تاریخ ہے۔ تمہاری تعلیم اور عمل ایک ہے۔ شاید اس بات نے دنیا کو متوجہ کرنا شروع کیا ہے۔ یا بہرحال جو بھی وجہ ہو، جہاں تک جماعت کی حفاظت کا سوال ہے وہ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہوا ہے، وہ تو انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔ تو اس لحاظ سے تو کوئی فکر نہیں کہ کیوں توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ نیک نیتی سے اگر توجہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا اور اگر کوئی بدنیتی ہو گی تو اللہ تعالیٰ خود حفاظت کا انتظام فرمائے گا۔ بہرحال یہاں جو مَیں نے مسجد کا ذکر کیا۔ مسجد کا مینار بھی ہے جو کوئی 100 فٹ اونچا ہے۔ سارے شہر میں یہ سب سے اونچی عمارت ہے۔ یہ کافی چوڑا ہے۔ اس مینار کی چوٹی پہ جا کے چرچ میں جس طرح گھنٹیاں لگانے کا رواج ہے وہ لگی ہوئی ہیں۔ اور سیڑھیوں کی بجائے اوپر جانے کے لئے کھلی جگہ ہے اور ریمپ (Ramp) بنائے ہوئے ہیں۔ اس میں چل کے جانا آسان رہتا ہے اور کافی چوڑا رستہ ہے۔ گائیڈ کے بقول کہ بادشاہ گھوڑوں پہ جایا کرتا تھا اس لئے اس نے سیڑھیاں نہیں بنائیں۔ پھر اس مینار کے اوپر سے اذان دی جاتی تھی۔ اور اس کی آواز بھی یقیناً سارے شہر میں گونجتی ہو گی۔ اور آج چرچ کی گھنٹیاں بجتی ہیں۔ اس کو دیکھ کر بھی دل کٹتا ہے کہ مسلمانوں نے کس طرح اپنی عظمت کو برباد کیا۔ اللہ واحد کے نام پر بنائی گئی عمارتوں کو شرک کی جھولی میں کس طرح ڈال دیا۔

آج احمدیوں کا کام ہے کہ اس عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کریں۔ لیکن پیار اور محبت اور دعا کے ذریعہ سے۔ اس مسجد کے ساتھ بادشاہ کا محل بھی ہے اور یہ محل جو ہے اب تک جو مَیں نے سپین میں عمارتیں دیکھی ہیں، غرناطہ میں بھی الحمراء کا محل بھی دیکھا تھا، اس کی نسبت گو یہ چھوٹا ہے لیکن تقریباً تمام سنبھالا ہوا ہے۔ بلکہ اس کا ایک حصہ ابھی بھی سپین کے بادشاہ کی رہائش کے لئے استعمال ہوتا ہے، جب وہ اس شہر میں (اشبیلیہ میں) آئے۔ تو اس محل میں بھی جگہ جگہ جس طرح اس زمانے میں کیلیگرافی کا رواج تھا قرآنی آیات اور کلمہ، اَلْقُدْرَةُ لِلّٰه، اَلْعِزَّةُ لِلّٰه وغیرہ کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ یہاں کلمہ دیکھ کر یہ بھی احساس پیدا ہوتا ہے کہ ان عیسائیوں نے تو اپنی تمام تر دشمنی اور طاقت کے باوجود گزشتہ چھ سو، سات سو سال سے یہ محل ان کے قبضے میں ہے اور اس پر لکھے ہوئے کلمہ کو انہوں نے محفوظ رکھا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے بدنصیب مُلّاں احمدیت کی دشمنی میں کلمہ گوئی کا دعویٰ کرنے کے باوجود، کلمہ مٹانے کی کوشش میں ہے۔

میں ان کو کہتا ہوں اے پاکستانی مولویو! کچھ تو ہوش کرو، کچھ تو خدا کا خوف کرو، اللہ سے ڈرو اور ان حرکتوں سے باز آؤ کہیں یہ کلمہ تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے تمہیں ہی نہ مٹا دے۔ اللہ بھی اپنی سنت کے مطابق ایک حد تک ڈھیل دیتا ہے۔ کہیں یہ نہ ہو کہ وہ وقت اب قریب ہو، اگر اب بھی تم نے اپنے آپ کو بدلا تو یقیناً مٹ جاؤ گے۔ پس اللہ سے رحم مانگو، اللہ سے رحم مانگو اور اپنی اصلاح کرو۔

جلسہ سپین بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ پہلی دفعہ اس طرح سربراہ حکومت کے پیغام وغیرہ ملے، حکومت کے نمائندے آئے، وزارت انصاف کے ڈائریکٹر وغیرہ، ان کے بڑے اچھے تاثرات تھے۔ ایک عیسائی سپینش مجھے ملے، وہ کتابیں لکھتے ہیں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس میں انہوں نے بڑے اچھے الفاظ میں احمدیت کا ذکر کیا ہوا ہے۔ کہنے لگے میں بھی آدھا احمدی ہوں، تو مَیں نے کہا پھر پورے کیوں نہیں ہو جاتے، کہ ابھی وقت نہیں ہے ان کو بھی کچھ خوف تھا۔ پھر اس طرح اور بعض عیسائی خاندان آئے ہوئے تھے ملے، ایکواڈور کی دو تین فیملیاں تھیں، وہ قرطبہ سے جلسے پر آئے ہوئے تھے کچھ احمدی کے واقف تھے، ان میں سے ایک بڑی پڑھی لکھی خاتون کہنے لگیں کہ آپ نے اس چھوٹی سی جگہ پہ مسجد بنائی ہے یہاں کون آتا ہو گا اور پھر آپ سارے سپین میں کس طرح پھیلیں گے۔ بڑے شہروں میں بنائیں تا کہ تعارف زیادہ ہو۔ میری آخری تقریر سننے کے بعد مجھے ملی تھیں۔ میں نے انہیں یہی کہا کہ آج کی تقریر میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ ایک مسجد کی عاجزانہ ابتدا تھی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اور بھی بنائیں گے اور انشاء اللہ اسلام کو سب سپین میں دوبارہ جانیں گے۔ پھر مقامی سپینش بھی بہت سارے جلسے میں شامل ہوئے اور کافی متاثر تھے۔ بہرحال ان باتوں کو دیکھتے ہوئے مجھے تحریک ہوئی کہ اب سپین میں مسجدوں کی تعمیر ہونی چاہئے جس کی مَیں نے وہاں ایک خطبے میں تحریک بھی کی تھی۔ اور امیر صاحب کا بھی ذکر کیا تھا کہ بڑے پریشان تھے۔ تو یا تو انہوں نے بڑے ڈرتے ڈرتے جس رقم کا مجھے بتایا تھا کہ ہم زیادہ سے زیادہ اتنی رقم اکٹھی کر سکتے ہیں یا پھر یہ حالت تھی خطبے کے بعد، جمعہ کو مَیں نے خطبہ دیا اور ہفتے کو میری واپسی تھی تو اس ایک رات کے دوران میں ہی ان کے اس خوفزدہ وعدے کی نسبت سے ڈیوڑھے سے زیادہ وعدہ اکٹھا ہو چکا تھا اور ادائیگیاں بھی ہو رہی تھیں۔ اور مجھے امید ہے اب تک دوگنے سے زیادہ رقم انہوں نے اکٹھی کر لی ہو گی، جو ان کا اپنا اندازہ تھا۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدیوں نے بھی بڑے فراخدلانہ وعدے پیش کئے ہیں اور

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

ادائیگیاں کی ہیں۔ اور اب میرا خیال ہے۔ میں نے وہاں ذکر کیا تھا کہ ایک چھوٹا پلاٹ خریدا جائے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے کچھ بڑا پلاٹ خریدنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

سپین کے ضمن میں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یورپ کے بہت سے احمدی سیر کرنے بھی سپین جاتے ہیں۔ یا مختلف جگہوں پر جاتے ہیں۔ اگر ادھر اُدھر جانے کی بجائے سپین کی طرف رخ کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ تحریک فرمائی تھی کہ سپین میں وقف عارضی کے لئے جائیں۔ سیر بھی ہو جائے گی اور اللہ کا پیغام پہنچانے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ تو اس طرف مَیں احمدیوں کو دوبارہ متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے ملکوں کے امراء کے ذریعے سے جو اس طرح وقف عارضی کر کے سپین جانا چاہتے ہوں، امراء کی وساطت سے وکالت تبشیر میں اپنے نام بھجوائیں۔

اسی طرح حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے سپین کے جو ٹورسٹ (Tourist) باہر جاتے ہیں مختلف ممالک میں اور ایشیا، پاکستان وغیرہ میں بھی جاتے ہیں۔ ان سے رابطے کے لئے بھی ایک منصوبہ بنایا تھا کہ اگر ان کو اپنے گھروں میں مہمان ٹھہرایا جائے، جن جن شہروں میں وہ جاتے ہیں یا ملکوں میں تو اس سے بھی ایک تعارف حاصل ہوگا۔ لیکن یہ منصوبہ کس حد تک کامیاب ہوا اس کا ابھی مجھے جائزہ لینا ہے، تفصیلات دیکھنی ہیں۔ ضرورت ہوئی تو جائزہ لینے کے بعد پھر جماعت کو بتاؤں گا، توجہ دلاؤں گا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ اچھے ٹورسٹ کی معلومات لی جائیں اور یہ معلومات لینے کے لئے سپین کی جماعت نے بھی کافی کردار ادا کرنا تھا۔ اس لئے بہرحال اس کی عملی صورت کا جائزہ لینا ہوگا۔

سپین کے دورے کے دوران ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ پرتگال سے، جو ساتھ ہی وہاں ملک ہے، جماعت کے احباب جلسے پر آئے ہوئے تھے۔ ان کی عاملہ بھی تھی ان سے میٹنگ ہو گئی۔ ابھی تک وہاں بھی مسجد نہیں ہے۔ اور مسجد نہ ہونے کی وجہ سے نومبائعین کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ اکثر افریقن اور عرب ملکوں کے مسلمانوں میں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ تو وہاں بھی مَیں نے ان کو کہا ہے کہ جلد از جلد مسجد بنائیں اور وہاں اللہ تعالیٰ نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے، مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی ہوگی کہ وہیں سے مسجد کے اخراجات کے سامان بھی مہیا ہو جائیں گے۔ ایک پرانا گھر ہے جس کو بیچ کے نئی جگہ خریدی جا سکتی ہے اور تعمیر بھی ہو سکتی ہے۔ اور اگر تھوڑا بہت کچھ ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ مرکز سے پوری ہو جائے گی۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تمام منصوبوں میں برکت ڈالے۔ اب یورپ کے ہر ملک میں اور ہر شہر میں ہمیں مسجد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام تو ہونے ہیں۔ دعا یہ کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے اور ہم ان ترقیات کو پورا ہوتا ہوا دیکھیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلے کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں، یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں‘‘۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

اب میں مختصراً جماعتی خدمات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ملکوں میں زلزلہ آیا تھا ان کے بارے میں۔ یہ جو آفت زدہ لوگوں کی خدمت ہے اور جو مخلوق سے ہمدردی ہے، یہ سنت نبویؐ ہے اور اس کا ہمیں حکم ہے کہ کمزوروں کی مدد کی جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پہلی وحی ہوئی تھی اور آپؐ پر بڑے خوف کی حالت طاری تھی، اُس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپؐ کو تسلی میں جو باتیں کہی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھا کہ آپ لوگوں پر آنے والی اچانک آفات میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ اس لئے کس طرح ہو سکتا ہے خدا آپ کو رسوا کرے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ سخت دلوں میں اگر نرمی پیدا کرنی ہے تو اس کا نسخہ یہ ہے مساکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ: ’’حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں وہ مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اسی کے منہ کے لئے خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ایصال خیر کی تیسری قسم جو محض ہمدردی کے جوش سے ہے وہ طریق بجا لاتے ہیں‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 357)

پس اس ہمدردی کے جوش کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد نے مختلف ممالک میں، ان ملکوں میں جہاں یہ طوفان اور زلزلہ آیا تھا مختلف طریقوں سے آفت زدہ لوگوں کی مدد کی ہے اور کر بھی رہی ہے۔ اس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ بعض لوگوں کی خواہش ہے کہ ہمیں بھی بتایا جائے اور علم ہونا بھی چاہئے۔

جیسا کہ ساروں کو علم ہے کہ تقریباً اڑھائی لاکھ افراد اب تک کہتے ہیں جاں بحق ہوئے ہیں، شاید اس سے زیادہ بھی ہو جائیں۔ تو ہیومینٹی فرسٹ جو جماعتی ادارہ ہے خدمت خلق کا اس کے تحت مختلف ملکوں میں ذمہ واری سونپی گئی تھی۔ اس کے تحت جماعت جرمنی نے اور بھارت نے مل کر ہندوستان میں یہ خدمت خلق کی کارروائی کی اور علاج معالجے کی وہاں سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔ ساڑھے چار ہزار کے قریب مریضوں کا علاج ہو چکا ہے اور تقریباً ساڑھے تین ہزار ایسے لوگ جن کو کھانے پینے کی ضرورت تھی ان کو خوراک مہیا ہوتی ہے اور ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) کے ذریعے سے تقریباً سات لاکھ اور کچھ یو۔کے کی جماعت نے دیا۔ تو آٹھ لاکھ ڈالر سے اوپر۔ ان کا خیال ہے کہ ہم کم از کم ایک ملین ڈالر پیش کریں، اس خدمت خلق کے لئے خرچ کریں۔ اس کے علاوہ دنیا کی جماعتوں میں بھی ہر ملک میں اپنے اپنے وسائل کے لحاظ سے وہاں کے ان ملکوں کے سفارت خانوں میں مدد کے چیک جماعت کی طرف سے دیئے ہیں۔ گو نقصان کی نسبت ہماری جو رقم ہے وہ بہت تھوڑی ہے اور اس طرح باوجود خواہش ہونے کے ہم ہر ایک کی خدمت کر بھی نہیں سکتے۔ لیکن مستقل مزاجی سے کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔ یہاں سے سری لنکا بھی ڈاکٹروں کا وفد بھجوایا گیا تھا۔ اس کی بھی آپ نے رپورٹ سن لی ہوگی اور یہ بھی روزانہ خدمت کرتے رہے۔ پھر کچھ مچھیرے تھے جن کی کشتیاں تباہ ہو گئی تھیں۔ ان کشتیوں کی مرمت کی۔

پھر انڈونیشیا میں امریکہ اور یو کے، دونوں اس خدمت کا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور یہاں ایک جگہ Lamno سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ ہے۔ اور یہاں اتنی اونچی لہریں آئی ہیں کہ تین تین منزلہ مکانوں کی چھتوں پہ کشتیاں اور جہاز جا کے کھڑے ہو گئے۔ اور میل ہا میل تک سمندری لہروں نے انسانی آبادی کا نام و نشان مٹا دیا۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے یہاں متاثرین کے لئے خوراک کی صورت مہیا کی ہے۔ اور کوئی بھی تنظیم یہاں تک ابھی خدمت کے لئے نہیں پہنچی۔ پھر Lambaro میں یہاں بھی آٹھ سو سے ہزار افراد تک بچے ہوئے لوگوں کی روزانہ خدمت چالیس خدام کر رہے ہیں۔ تین وقت کا کھانا ان کو مہیا ہوتا ہے۔ اب انڈونیشیا کی جماعت کا پلان یہ بھی ہے، ان کو اس بات کی اجازت بھی دے دی ہے کہ آئندہ دو ماہ تک جب تک وہ سیٹل نہیں ہو جاتے وہاں ان لوگوں کے لئے جو بچے ہیں خوراک کا انتظام ہوتا رہے۔

اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس آبادی میں دوسرے تمام ادارے ہیومینٹی فرسٹ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ امریکہ نے وہاں پچاس واٹر پمپ لگانے کا وعدہ کیا ہے کیونکہ وہاں پینے کے پانی کی قلت ہے۔ انڈونیشیا، یو کے اور امریکہ سے 24 ڈاکٹر، 6 ہومیوپیتھی ڈاکٹر، اور 6 دوسرے افراد پر مشتمل عملہ اور 74 خدام یہاں کام کر رہے ہیں اور پہلے تو کافی تعداد میں مریض دیکھے تھے۔ اب روزانہ 100، 150 مریض یہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ انڈونیشیا نے ہندوستان اور پاکستان سے جو مدد آئی تھی، یہاں تقریباً اڑھائی

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

اڑھائی سوفوجی تھے یہاں۔ وہاں انڈونیشیا کی حکومت ہیومینٹی فرسٹ کے کام سے اس طرح متاثر ہوئی ہے، بلکہ یہ لوگ خود بھی کہ وہ ان کے ساتھ مل کے کام کررہے ہیں بلکہ پاکستانیوں نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ جب ہم فروری میں چلے جائیں گے تو صرف آپ ہی ہمارے ملٹری ہسپتال کو سنبھالیں۔ لیکن یہ بات اگر مُلّاں کو پہنچ گئی تو بڑا سخت اعتراض ہوگا۔

پھر یتامیٰ کی پرورش کا بہت سارے لوگوں نے مجھے لکھا تھا کہ وہاں بڑے بچے یتیم ہوئے ہوں گے اور ہورہے ہیں اور سنا ہے کہ عیسائی چرچوں نے وہاں جا کے بچے لینے شروع کر دیئے ہیں یہ تو عیسائی بن جائیں گے۔ مسلمان بچوں کو مسلمان رہنا چاہئے۔ اس لئے ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، ہم اتنے بچے سنبھالیں گے، اتنے بچے سنبھالیں گے۔ تو اس کے لئے مَیں نے پتہ کروایا تھا۔ اب تک کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یتامیٰ کی نگہداشت کے لئے ان کو دوسروں کے سپرد نہیں کرنا۔ کیونکہ بوسنیا اور البانیہ وغیرہ کا ان کو تجربہ ہے اسی حوالے سے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان بچے کہیں عیسائی نہ ہو جائیں اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ لیکن بہرحال یہ فیصلہ اب تک ہے کہ وہاں جو 200 یتیم بچے ہیں ان کو جماعت سنبھالے گی اپنے وسائل کے لحاظ سے۔ ابھی مَیں ویسے پتہ کروا رہا ہوں۔ مزید ان کو کہا ہے کریں کہ اگر یہ ان کو یقین ہو جائے کہ مسلمان گھروں میں ہی بچے جائیں گے تو پھر وہ دینے کے لئے تیار ہیں کہ نہیں۔

اسی طرح انڈونیشیا کے سفارتخانے نے ہیومینٹی فرسٹ سے درخواست کی کہ ہمیں بہت سی امداد مل رہی ہے لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ جس طرح افریقہ میں غریبوں کی امداد کرتے ہیں اسی طرح ہماری بھی مدد کریں۔ تو اس پروگرام کے تحت انڈونیشین سفارتخانے نے یہاں مقیم انڈونیشین باشندوں اور دوسرے مسلمانوں، سب کو یہی ہدایت کی ہے کہ وہ جماعت یو کے سے رابطہ کریں۔ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض بھی کیا ہے؟ یہاں اعتراض تو فوراً آ جاتا ہے نا کہ آپ احمدیوں سے مدد لے رہے ہیں یہ تو غیر مسلم ہیں۔ جس پر سفارتخانے نے بڑے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ وہاں لوگوں کو جان کی پڑی ہوئی ہے، بھوکے مر رہے ہیں اور یہاں اس حالت میں بھی مسلم اور غیر مسلم کا جھگڑا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ مُلّاں جو ہے یہ کبھی ہمدردی خلق نہیں چاہتا، یہ صرف فتنہ اور فتنہ اور فتنہ اور فساد، اس کے علاوہ ان کا اور کچھ نقطہ نظر نہیں ہے۔

اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چالیس فٹ لمبائی کے 13 کنٹینرز کی اس جماعت کے ذریعہ سے امداد جا چکی ہے تقریباً 2 لاکھ 45 ہزار کلو وزن کی یہ امداد تھی۔ جس میں 78 ہزار کھانے پینے کی، ضروریات کی چیزیں تھیں۔ اور ایک سو تیس ہزار (130,000) کپڑے اور دوسری چیزیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ حقیر کوشش قبول فرمائے۔ اور بغیر کسی خوف اور بغیر کسی نام کی خواہش کے یہ تمام خدمت کرنے والے، خدمت میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ان سب کو جزا دے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس میں حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ دنیا کی بھی آنکھیں کھولے کہ وہ خدائے واحد کی پہچان کرنے والے ہوں اور امام الزمان کو پہچاننے والے ہوں اللہ کرے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا) ایک بات کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں، گزشتہ جمعہ پہ عید تھی۔ تو صرف عید پڑھی گئی تھی جمعہ نہیں پڑھا گیا تھا۔ اس پر بعض لوگوں نے سوال اٹھائے کہ ہمارے ہاں عید بھی پڑھی گئی اور جمعہ بھی پڑھا گیا۔ اگر یہ ضروری تھا تو ہمیں جمعہ نہیں پڑھنا چاہئے تھا، آپ نے نہیں پڑھا۔ تو اس بارے میں واضح کر دوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹ دی ہے۔ اگر جمعہ پڑھا بھی گیا ہے تو وہ عین سنت کے مطابق ہے، کوئی حرج نہیں۔ اور اگر بعض مخصوص حالات میں چھوٹ سے یا رخصت سے بھی فائدہ اٹھالیا جائے، اس پر بھی عمل کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ یہاں سرد ملکوں میں لوگوں کا اکٹھا ہونا اور پھر وقت بھی تھوڑا ہوتا ہے بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے تو اس لئے اس سے فائدہ اٹھایا گیا تھا۔ اسلام سہولت کا مذہب ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دونوں طرح سے کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ اب اسی دن کینیڈا سے نسیم مہدی صاحب کی مجھے مبارکباد کی فیکس آئی اور ساتھ یہ بھی تھا کہ آپ نے جمعہ نہیں ہوگا کہا تو ہم نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا، کیونکہ وہاں منفی 35 ڈگری ٹمپریچر تھا اور شدید ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی اور مسجد بھی اتنی نہیں جتنی تعداد تھی وہاں پتہ نہیں انہوں نے عید کس طرح پڑھی۔ کہتے ہیں ساڑھے سات ہزار آدمی تھے جو عید پڑھنے آئے ہوئے تھے۔ اس کی وجہ سے ہم نے بھی جمعہ نہیں پڑھا۔ تو بعض مخصوص حالات میں اگر اس رخصت سے فائدہ اٹھالیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اور اگر پڑھ بھی لی ہے تب بھی کوئی بات نہیں۔

حدیث بھی مَیں آپ کو سنا دیتا ہوں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دو عیدیں یعنی جمعہ اور عید اکٹھی آ گئیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید پڑھائی پھر فرمایا جو نماز جمعہ کے لئے آنا چاہے وہ بے شک جمعہ کے لئے آ جائے اور جو نماز جمعہ کے لئے نہیں آنا چاہتا وہ نہ آئے۔

(ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها .باب ماجاء فيما اذا اجتمع العيدان في يوم)

تو رخصت ہے اور مسجد میں بھی فیصلہ ہو سکتا ہے کہ پڑھنی ہے کہ نہیں۔ یہ حالات کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ یہ کوئی اصول نہیں ہے کہ ضرور ہم ہر دفعہ جمعہ نہیں پڑھیں گے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ضرور پڑھا جائے۔ تو حالات کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ (1)

ہے اور وہ اللہ کی عبادت کرنے والا بننا چاہتا ہے تو اس کو لازماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونوں کی پیروی کرنی ہوگی۔ کیونکہ یہ اعلیٰ نمونے اور اعلیٰ اخلاق صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق گواہی دی ہے کہ انک لعلی خلق عظیم۔ (سورت القلم آیت ۵) اور یقیناً تو بہت بڑے خلق پر فائز ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکمل اور متمم اخلاق پر فائز تھے۔ ایسے کہ ان پر زیادت متصور نہیں ہو سکتی کیونکہ لفظ عظیم محاورہ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو تو یہ ہیں وہ عظیم اخلاق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کے جو اعلیٰ معیار ہیں ان تک تمہاری عقل و سمجھ نہیں پہنچ سکتی پس ایک محدود دائرے تک ہم ان کو سمجھ سکتے ہیں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور بے نظیر اخلاق کے چند نمونے پیش فرمائے حضور انور نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی آئینہ دیکھا کرتے یہ دعا کرتے کہ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل وصورت کو اچھا بنایا ہے اسی طرح میری عادت و اخلاق بھی اچھے بنا دے فرمایا دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر انکسار کا نمونہ تھے اللہ تعالیٰ تو آپ کے خلق عظیم کی گواہی دے رہا ہے اور آپ اس کے حضور اپنے اعلیٰ اخلاق کیلئے دعاؤں اور گریہ وزاری میں مصروف ہیں اب یہ اعتراض کرنے والے بتائیں کہ کیا انسانی تاریخ میں اس جیسا عاجزی کا پیکر کہیں کسی نے دیکھا ہے آپ کی ہر وقت کوشش ہوتی تھی کہ خود کو اللہ کے اخلاق پر ڈھالیں اور یوں آپ اپنی اُمت کیلئے ایک کامل اور مکمل نمونہ بنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے آپ اللہ کی خوشنودی میں خوش ہوتے تھے اور اس کی ناراضگی پر ناراض ہوتے تھے یہ اعلیٰ اخلاق آپ کی زندگی میں پھیلے پڑے ہیں جن کی گواہیاں آپ کے بیوی بچوں کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے دی ہیں آپ کے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے آپ نے میرے لئے کبھی کسی کوتاہی پر سخت الفاظ استعمال نہیں فرمائے حضرت بلال بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے خوبصورت اور خوش اخلاق تھے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ آپ کو مسکراتے ہوئے پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں سے معاملات، آپ کا صبر و تحمل آپ کی مجالس کی خوبصورتیاں صحابہ کے ساتھ آپ کا مزاح آپ کی گھریلو زندگی آپ کی سادگی اور آپ کے حسن کلام کے متعلق نہایت حسین انداز میں روایات کی روشنی میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی وضع قطع اور آپ کی خوبصورتی کا نقشہ ایک روایت کی رو سے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈال دیتے تھے اپنی جوتی کی خود مرمت کر لیتے تھے بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے اگر آٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے تھے بازار سے سودا سلف خرید لاتے تھے اگر کوئی معمولی کھجوروں کی دعوت بھی کرتا تو اسے قبول فرماتے تھے۔ آپ کے چہرے پر تبسم ہمیشہ کھلتا رہتا اور آپ کا چہرہ چودھویں رات کی طرح خوبصورت تھا۔ خدا کا خوف ہمیشہ آپ پر طاری رہتا لیکن خشکی نام کو نہ تھی بڑے سخی تھے لیکن بے جا خرچ سے بچتے تھے ہمیشہ صابر و شاکر اور قانع رہتے تھے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ کے الفاظ کو گننا چاہتا تو گن لیتا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایمان افروز اقتباسات پڑھ کر سنائے اور درود شریف پر اپنے خطبہ کا اختتام فرمایا۔

حضرت اقدس امیر المؤمنین کا دورہ فرانس اور سپین

M.T.A ہر گھر میں دیکھا جانا چاہئے، خطبہ سُننے کی طرف توجہ دلانا کافی نہیں بلکہ باقاعدہ DATA اکٹھا کریں کہ کتنے لوگوں نے سُنا

ورسائی محل کا دورہ ❁ واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاسز ❁ انفرادی اور فیملی ملاقاتیں ❁ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور جماعت فرانس کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگز ❁ مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ اور کاموں کو بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم تفصیلی ہدایات

رپورٹ :: عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر

29 دسمبر 2004ء بروز بدھ:

حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ورسائی محل کا وزٹ

دس بجے حضور انور ایک مشہور تاریخی محل جسے (CHATEAU DE VERSAILLES) ''ورسائی کا محل'' کہا جاتا ہے کہ وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

یہ محل فرانس کے ایک شہر VEASAILLES میں ہے۔ یہ شہر پیرس سے 16 کلو میٹر دور ایولین (Y-VEWINES) ڈیپارٹمنٹ میں واقع ہے، ہر سال دنیا بھر سے تین سے چار لاکھ سیاح اس محل کی سیر کرنے آتے ہیں۔ یہ محل بہت عظیم، طاقتور اور با اختیار بادشاہوں کا علامتی نشان ہے۔

لوئیس 14 کے دور میں (جسے سورج کا بادشاہ کہا جاتا ہے) اس محل کی باقاعدہ تعمیر ہوئی۔ یہ محل 1682ء سے لے کر 1789ء یعنی انقلاب فرانس تک بادشاہ اور اس کے درباریوں کی سرکاری رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔

محل کی پہلی منزل پر ایک شاہی چرچ ہے۔ اس شاہی چرچ کے اندر ایک چھوٹی سی گیلری ہے جو فرانس کے ایک بادشاہ سینٹ لوئیس (SAIT LOUIS) کے نام پر مخصوص کی گئی ہے۔

اس محل کے ایک حصہ میں ایک اہم اور وسیع شاہی رہائش گاہ ہے جو گورنمنٹ اور سیاست دانوں کی رہائش گاہ کہلاتی ہے۔ اس کے اندر ایک استقبالیہ کمرہ ہے اور دوسرا ہرکولیس کا ڈرائینگ روم ہے۔ یہاں ایک فلیٹ نما عمارت ہے اور اس کے اندر شیشے کی گیلری واقع ہے۔ شیشے کی اس گیلری کو 1687ء میں تعمیر کیا گیا۔ یہاں پر بڑی اور اہم شاہی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ یہ گیلری 75 میٹر لمبی، 10 میٹر چوڑی اور 12 میٹر اونچی ہے۔ اس کے اندر 17 کھڑکیاں ہیں اور 17 کھڑکیوں والی دیوار کے سامنے والی دیوار پر 17 بڑے بڑے آئینے لگے ہوئے ہیں۔ یہ آئینے چھوٹے چھوٹے شیشے کے ٹکڑے سے جوڑ کر بنائے گئے ہیں۔ ان ٹکڑوں کی کل تعداد 578 ہے۔

اس گیلری کی چھت پر خوبصورت مناظر کی پینٹنگز بنائی گئی ہیں۔ ان میں لوئیس 14 کی زندگی کے حالات و واقعات اجاگر کئے گئے ہیں اور اس کی فاتح افواج کے مناظر دکھائے گئے ہیں۔ اس گیلری کی تزئین و آرائش میں جو چیزیں استعمال کی گئی ہیں وہ ٹھوس چاندی کی بنی ہوئی ہیں۔ اس محل میں ملکہ کی رہائش گاہ کی تزئین و آرائش میں سونے چاندی کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ محل ایک وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور اس کے اندر بے شمار کمرے اور ہال ہیں اور ہر ایک اپنی خوبصورتی، تزئین اور سجاوٹ میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی تعمیر اتنی مضبوط اور پختہ ہے کہ یوں لگتا ہے کہ ابھی حال ہی میں تعمیر ہوا ہے۔

جماعت احمدیہ فرانس نے اس محل کی سیر کے لئے حکومت کے متعلقہ محکمہ سے رابطہ کر کے حضور انور کے لئے OFFICIAL VISIT کا اہتمام کیا تھا۔ وزیر داخلہ اور وزیر کلچر نے باقاعدہ اس OFFICIAL VISIT کی اجازت دی۔ وزٹ سے قبل متعلقہ محکمہ کو تمام افراد کے نام، گاڑیوں کے نمبرز اور تعداد سے مطلع کیا گیا۔ جب حضور انور کا قافلہ اس محل کے بیرونی گیٹ پر پہنچا تو گاڑیوں کو خصوصی طور پر محل کے اندر صحن میں لیجایا گیا اور محل کے دروازے کے قریب پارک کیا گیا۔ جب کہ عام حالات میں گاڑیاں بیرونی گیٹ سے اندر نہیں جاسکتیں۔ استقبال کے بعد حضور انور کی گاڑیاں شاہی صحن میں ہی پارک کی گئیں جہاں سربراہان مملکت اور شاہی مہمانوں کی گاڑیاں پارک ہوتی ہیں۔ جب حضور انور گاڑی سے نیچے اترے تو باقاعدہ OFFICIAL VISIT کے ذمہ دار افسر نے حضور انور کا استقبال کیا اس کے ہمراہ گائیڈ اور دو باوردی گارڈز اور دو باوردی دربان بھی تھے۔ باقاعدہ پروٹوکول کے ساتھ محل کا دروازہ کھولا گیا اور گائیڈ نے محل کی سیر شروع کروائی۔ محل کے اندر داخل ہوئے تو ایک بالکل نئی دنیا ہے۔ ایک کمرے کے بعد دوسرا کمرہ اور ایک ہال کے بعد دوسرا ہال ہے اور سبھی تزئین و آرائش میں بے مثال اور پرانے زمانے کے سامان سے آراستہ اور سونے چاندی کے نقش و نگار سے مزین ہیں۔

حضور انور کو محل کے اندر بعض ایسے مخصوص راستوں سے لے جایا گیا جو عام سیاحوں اور وزٹ کرنے والے عوام کے لئے نہیں کھولے جاتے۔ ایک دربان آگے بڑھ کر دروازہ کھولتا جاتا اور ایک دربان سب سے پیچھے چلتا ہوا دروازہ بند کرتا جاتا تھا۔

حضور انور کو بادشاہ کی رہائش گاہ بھی دکھائی گئی جب کہ یہ حصہ انتہائی مخصوص سمجھا جاتا ہے اور صرف سربراہان مملکت ہی وہاں لے جائے جاتے ہیں۔ وزٹ کے دوران حضور انور نے اپنے کیمرہ سے بعض مقامات اور مناظر کی فلم بھی بنائی۔ محل کی سیر کے دوران انتظامیہ نے وہی راستے اختیار کئے جو وہ سربراہان مملکت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

جب محل کے ایک کمرہ کا وزٹ کر کے حضور انور باہر تشریف لائے اور MTA کی ٹیم اس کمرہ میں داخل ہوئی تو دربان جو ساتھ ساتھ دروازے بند کرتا جاتا تھا ان کو کہنے لگا آپ باہر آجائیں اور اس قالین پر پاؤں نہ رکھیں اس پر پاؤں رکھنے کا حق تو صدر مملکت کو بھی نہیں ہے یہ ایک قدیم نایاب قالین ہے۔ حالانکہ حضور انور نے اسی قالین پر چہل قدمی کی تھی اور فلم بھی بنائی تھی۔ حضور انور کو سیر کے دوران ایک خاص اعزاز دیا گیا۔ الحمد للہ۔

یہ بادشاہ لوئیس 14 کی رہائش گاہ تھی۔ اس بادشاہ نے اپنے اسی کمرہ میں وفات پائی تھی۔ اس بادشاہ کے بستر پر تین اطراف پردے لگے ہوئے تھے جو سوتے وقت گرا دیئے جاتے تھے اور مسہری کی شکل بن جاتی تھی۔ یہ کمرہ اب بھی اسی طرح آراستہ ہے۔ بستر کی چادروں اور پردوں پر صدیوں پہلے کی ہاتھ کی کڑھائی کے خوبصورت نمونے دیکھے جاسکتے ہیں۔ پردوں پر بنے ہوئے مناظر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فرانس اپنے سوئے ہوئے بادشاہ کی رکھوالی کر رہا ہے۔

اس محل کے باہر وسیع و عریض رقبے پر پھیلے ہوئے پارک اور باغات ہیں ان کو 1660ء سے 1670ء تک ایک آرکیٹکٹ نوتح (LE NOTRE) نے ڈیزائن کیا تھا۔ پھولوں کی خوبصورت کیاریاں اور پودے ہیں۔ اس کے علاوہ چشمے ہیں اور مجسمے بھی لگائے گئے ہیں۔ ان سب چیزوں میں ایک خاص ترتیب اور ڈیزائن ہے اور ہر چیز اپنے حسن اور خوبصورتی کے ساتھ بہترین جگہ پر سیٹ معلوم ہوتی ہے۔

اس محل میں تین کشادہ صحن واقع ہیں جو لوئیس 18 نے تعمیر کروائے۔ جب حضور انور محل کی سیر سے باہر تشریف لائے تو حضور نے ان باغات کو دیکھا۔

تاریخ میں لکھا ہے کہ 1789ء میں انقلاب فرانس کے وقت پیرس (فرانس) کے غریب عوام نعرے لگاتے ہوئے پیدل ہی ایک جلوس کی شکل میں اس محل کے بڑے گیٹ پر اکٹھے ہوئے اور ملکہ کے حضور عرض کیا کہ ہم بھوک سے مر رہے ہیں۔ ہمارے پاس کھانے کو روٹی نہیں ہے۔ ملکہ نے کہا تم کیک کھاؤ۔

آخر ان عظیم الشان محلات پر عظیم اور طاقتور بادشاہوں کی بادشاہی اس وقت اپنے اختتام کو پہنچی جب انقلاب فرانس کے بعد 21 جنوری 1793ء میں بادشاہ کے درباریوں نے لوئیس 16 اور اس کی ملکہ (MARIE ANTONETTE) کو (GUILLOTINC) سر قلم کرنے کی مشین کے ذریعہ پھانسی دے دی اور ان کے سر قلم کر دیئے۔ ان دونوں کی قبریں ایک چرچ کے نیچے موجود ہیں۔

جب محل کا وزٹ ختم ہو گیا تو انتظامیہ کی ایک سیکیورٹی کار نے پورے قافلے کو گائیڈ کیا اور شاہی شاہراہوں کو استعمال کرتے ہوئے محل کے "OFFICAL CAFETERIA" پہنچے۔ یہ کیفے ٹیریا ایک نہر کے کنارے واقع ہے جو نپولین نے بنوائی تھی۔

کیفے ٹیریا میں چائے وغیرہ کا پروگرام تھا۔ یہاں سے فارغ ہو کر واپس مشن ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا دو بجے حضور انور واپس مشن ہاؤس پہنچے اور اڑھائی بجے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

واقفاتِ نَو کی کلاس

چار بجے واقفات نو بچیوں کی کلاس میں حضور انور نے شمولیت فرمائی۔ اس کلاس کا انعقاد MTA سٹوڈیو میں ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طلعت کرن وسیم نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پڑھا۔ اس پر حضور انور نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کیا ان آیات کی سمجھ آئی ہے۔ جس پر ایک بچی نے جواب دیا۔ پھر حضور انور نے خدا تعالیٰ کے بارہ میں اور شرک کے متعلق بتایا۔

حضور انور نے پوچھا کہ کتنی بچیاں قرآن کریم ترجمہ سے پڑھتی ہیں جس پر تین بچیوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بچیوں کو قرآن کریم کے مطالب سکھائیں اور نصیحت فرمائی کہ قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھا کریں۔

اس کے بعد عزیزہ ازکی غلام۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث بابت علم کی جستجو پیش کی۔ حضور انور نے اس حدیث سے متعلق بھی بچیوں سے دریافت فرمایا

اور پھر خود اس کی وضاحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ عزیزہ ملیحہ ربانی نے پڑھا اور عزیزہ ناصرہ کاہلوں نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور نے بچیوں سے سکول اور کالج میں پردے کے بارہ میں صورتحال دریافت فرمائی اور نصیحت فرمائی کہ اگر سکول رکالج میں کہیں دوپٹہ منع ہے تو پھر سکول رکالج کے گیٹ سے نکلتے ہی اپنا پردہ کر لیں۔ ورنہ اگر ہو سکے تو بچیوں کو پرائیویٹ سکول میں داخل کروائیں جو صرف لڑکیوں کا ہو۔

اس کے بعد عزیزہ نبیلہ حیدر نے آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک" کے عنوان پر تقریر کی۔

جس کے بعد عزیزہ سدرہ عارف نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا" پڑھا۔ پھر عزیزہ عاصمہ کاہلوں نے "دسمبر کرسمس اور اسلام" کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس کا فرنچ ترجمہ بھی ہونا چاہئے تھا۔

اس کے بعد چار بچیوں عزیزہ ندا ربانی، خولہ احد، نداء کاہلوں اور عزیزہ نائلہ اشتیاق نے کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ "ترانہ واقفین نو" پیش کیا۔ پھر خوش آمدید 2005ء کے عنوان پر عزیزہ انیلا انس نے تقریر کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اساتذہ کو حجاب کے بارہ میں بتائیں کہ فرانس میں تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلے لوگ سر ڈھانپ کر رکھتے تھے۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور نے بچیوں کو قلم اور تحائف وغیرہ عطا فرمائے۔ اس طرح یہ کلاس پانچ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

واقفین نو کی کلاس

اس کے بعد MTA سٹوڈیو میں واقفین نو بچوں کی کلاس حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مصور احمد بٹ نے کی اور اس کا ترجمہ عزیزم عرفان احمد نے پیش کیا۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کتنے بچے قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور کتنے بچے پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ حضور انور نے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ تلاوت کریں اور باقاعدہ نماز ادا کریں۔

اس کے بعد عزیزم فہد ضیاء نے ایک حدیث نبویؐ پیش کی جو قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے کے مضمون پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد عزیزم آصف محمود نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد "اسلامی مراکز" کے بارہ میں عزیزم اطہر کاہلوں نے تقریر کی جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور بچے کو فرمایا کہ تم تو اچھے مقرر ہو۔ حضور انور نے بچوں سے ان کی تعلیم کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ پھر "اسلامی مراکز" پر تقریر کا دوسرا حصہ جو قادیان اور ربوہ کے متعلق تھا عزیزم یاسر غلام نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم کامل افضل نے درثمین سے نظم پڑھی جس کے بعد عزیزم نبیل مرزا نے "فرانس کی بادشاہت" کے بارہ میں اپنا مضمون پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم طلحہ نے "فرانس کے محلات" کے بارہ میں تقریر کی۔

اس کے بعد حضور انور نے بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں اور فرمایا اگر پوری نہیں ہے تو سامنے رکھ لیں اور یہ آپ کو یاد کرواتی رہیں کہ ہم نے نماز پڑھنی ہے اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہے۔ آخر میں بچوں میں کھانا تقسیم ہوا اور یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور نے 'بیت السلام' میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ
خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

سوا سات بجے شام نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام مہتممین سے ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ہر ایک کے کام اور پروگرام اور منصوبہ بندی کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے معتمد کو ہدایت فرمائی کہ آپ کو تمام مجالس کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ آنی چاہئیں۔ پھر آپ کی طرف سے خدام الاحمدیہ کی کارکردگی کی مجموعی ماہانہ رپورٹ خلیفۃ المسیح کو آنی چاہئے۔ اگر کوئی کام نہیں ہوا تب بھی رپورٹ بھجوانی ہے۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے چندوں اور چندہ کی ادائیگی کے معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ خدام کی فہرستیں اس طرز پر تیار ہونی چاہئیں کہ کتنے ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ اور کتنے طلباء ہیں۔ اور کتنے ایسے ہیں جو اسائلم پر ہیں۔ فرمایا اس طرح اپنا ریکارڈ بنائیں۔

مجلس عاملہ میں بعض مہتممین ایسے ہیں جو صرف فرنچ زبان جانتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دستور اساسی کا فرنچ ترجمہ کر کے ان کو دیں تا کہ ان کو معلوم ہو کہ ان کے شعبہ کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔

خدام اور اطفال کی تربیت کے متعلق بھی حضور انور نے تفصیل سے ہدایات دیں۔ فرمایا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کتنے خدام نماز باجماعت باقاعدہ پڑھنے والے ہیں اور روزانہ کتنی نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں۔ کتنے خدام ایسے ہیں جو روزانہ تلاوت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں یا ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ فرمایا اس طرح آپ کو ریکارڈ رکھنا چاہئے۔

وصیت کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ایسے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پہلے اپنی مجلس عاملہ سے شروع کریں۔ جب تک عہدیدار خود وصیت نہیں کریں گے تو دوسروں کو کس طرح کہیں گے۔

حضور انور نے شعبہ عمومی کو مساجد رمشن ہاؤسز میں ڈیوٹی وغیرہ کے تعلق میں ہدایات دیں۔ شعبہ وقار عمل کو مسجد کی صفائی اور گھاس، پودے پھول وغیرہ لگانے کے بارہ میں ہدایت دی۔

مہتمم شعبہ خدمت خلق کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ خدام خصوصاً جو اسائلم کرنے والے ہیں۔ OLD PEOPLE'S HOME میں جائیں۔ ہسپتالوں میں جائیں وہاں بوڑھوں، مریضوں کے لئے پھل، پھول ساتھ لے جائیں ان کا حال دریافت کریں اس طرح تعلقات بڑھیں گے۔ زبان بھی آئے گی اور رابطے وسیع ہوں گے۔ فرمایا: یہاں کے حالات کے مطابق خدمت خلق کے تحت خود ذرائع نکالیں۔

نومبائعین سے رابطہ رکھنے کی بھی حضور انور نے تاکید فرمائی۔ فرمایا ان کو اپنے نظام میں سموئیں۔ وہ نمازوں میں شامل ہوں، چندہ کے نظام میں شامل ہوں۔ MTA دیکھیں۔ ان کا باقاعدہ متعلقہ شعبوں کے پاس ریکارڈ ہو۔ سیکرٹری تربیت، سیکرٹری مال کے پاس ان کے نام و کوائف ہونے چاہئیں۔

شعبہ تعلیم کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور فرمایا کہ سال میں کم از دو مرتبہ خدام کا امتحان ہونا چاہئے۔ نصاب کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کوئی چھوٹی سی کتاب مقرر کر لیں جس کا امتحان لیا جائے۔ دونوں امتحانوں میں جو خدام اچھے نمبر لیں ان کو اجتماع کے موقع پر انعام دیا جائے۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجے ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ
انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد رات آٹھ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ دعا کروانے کے بعد حضور انور نے تمام قائدین سے ان کے عہدوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور آئندہ کے لائحہ عمل کا جائزہ لیا اور ہر قائد کو اس کے شعبے کے بارہ میں ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجلس انصار اللہ کی مساعی کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو آنی چاہئے۔ قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار اللہ کے لئے باقاعدہ نصاب مقرر کر کے امتحان لیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کر لیں اور پھر اس کا امتحان ہو۔ مجلس عاملہ کے تمام ممبران بھی امتحان میں شامل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا۔ جو صرف فرنچ زبان جانتے ہیں ان کے لئے فرنچ زبان میں علیحدہ لیں اور اردو زبان والوں سے علیحدہ امتحان لیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے بارہ میں بھی حضور انور نے انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ انصار ترجمہ قرآن کریم سیکھیں۔

قائد ایثار کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ کئی بوڑھے انصار فارغ ہوں گے انہیں چاہئے کہ وہ یہاں کے OLD PEOPLE'S HOME میں جائیں وہاں بوڑھوں سے دوستی کریں باتیں کریں ان کا حال پوچھیں اور تعلق بنائیں۔ جاتے ہوئے پھل وغیرہ ساتھ لے لیا۔ اس طرح تعارف بڑھے گا اور رابطے وسیع ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قائد تعلیم القرآن کو قرآن کریم سکھانے اور ترجمہ سکھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہئے۔ خود بھی توجہ دیں، بچوں کو بھی توجہ دلائیں۔ قرآن کریم سب کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا آنا چاہئے۔

انصار اللہ کے چندہ کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو انصار اللہ بالکل چندہ ادا نہیں کرتے کہ ان کی آمد نہیں ہے۔ ان سے بھی کچھ نہ کچھ لے لیا کریں آخر وہ کھاتے پیتے تو ہیں۔

صف دوم کے انصار کے لئے نائب صدر کا تقرر نہیں تھا۔ حضور انور نے نائب صدر کا تقرر فرمایا اور ہدایت دی کہ انصار اللہ کے دستور سے اپنی ذمہ داریاں اور کام پڑھ لیں۔ انصار کو سیر وغیرہ کرنی چاہئے، سائیکلنگ کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تمام قائدین اپنی مجالس کو ACTIVE کریں، نئے نئے راستے کام کے نکالیں۔ اپنے شعبوں میں، کام میں بہتری کے لئے سوچیں اور کام کے ملک کے حالات کے مطابق نئے طریقے سوچیں اور جوانوں سے زیادہ کام لیں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کو ہدایت فرمائی کہ جنوری سے انصار اللہ کا نیا سال شروع ہو جائے گا اس لئے نئے سال کے لئے باقاعدہ پلان بنائیں اور اس کے مطابق کام کریں۔ اپنے سامنے ٹارگٹ رکھیں اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

پونے نو بجے مجلس انصار اللہ کی میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائی۔ اسکے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور پیرس کے مختلف مقامات کی سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور نے اپنی گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہی درج ذیل مقامات کی سیر کی اور مختلف جگہوں کو دیکھا۔

شاہراہ CHAMPS ELYSEE، ایفل ٹاور (TOUR EIFEL)، PALLE، CONCORDE، EGLISE MADE، LIVE اور ASSEMBLE NATIONAL، نپولین کے مقبرہ کو بھی دور سے دیکھا۔ ان مختلف مقامات کی سیر کے بعد واپس تشریف لائے۔

30 دسمبر 2004ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر بیت السلام (پیرس) میں پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور مشن ہاؤس سے باہر کے نواحی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً سوا پانچ بجے سیر سے واپس تشریف لائے اور بیت السلام میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

باقی

تبلیغی میدان میں

کوفتہ جانوں پہ کیا گذری

خورشید احمد پربھاکر۔ درویش قادیان

برصغیر ہند اگست 1947ء میں اپنی آزادی کا جشن انسانی خون کی ہولی سے منا رہا تھا۔ اسی ماحول میں میں اپنے چار ماہ کے اکلوتے بیٹے اور جوان سال اہلیہ کو پندرہ یوم کی رخصت لیکر لائلپور پاکستان اپنے گھر پہنچا گاؤں میں اہلیہ صاحبہ کو اپنے ہاتھوں سے سپرد خاک کیا۔ وہ ؎

جا بسی ملک عدم میں ایک بیٹا چھوڑ کر
موت کے پنجے میں تنہا بلبلاتا چھوڑ کر
ہاتھ پاؤں سانس ٹھنڈے نیم جان کو چھوڑ کر
شوہر مغموم سے بھی رشتہ ناطہ توڑ کر

والدہ ماجدہ میرے گھر سے سفر قادیان پر روانہ ہونے کے بارہ روز بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں خود موت سے بچتا بچاتا یکم محرم الحرام 1367 ہجری 15 نومبر 1947ء بروز سنیچر رات کی تاریکی میں محلہ احمدیہ میں پہنچ گیا۔ 2 نومبر 1947ء کو دور درویشی کا آغاز ہوا۔ (تفصیل اخبار بدر جلد 50 شمارہ 51-52 صفحہ 36 مورخہ 18/25 دسمبر 1997ء میں ملاحظہ فرمائیں)

سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کے دفاتر میں 1948ء سے دوبارہ کام شروع ہو چکا تھا۔ مجھے صیغہ دعوت و تبلیغ کی طرف سے بغرض تعلیم و تربیت اور تبلیغ بنارس یو پی بھیج دیا گیا۔ شاید میں 7/8 اپریل کو بنارس پہنچا تھا۔

میرے قادیان سے باہر بھجوانے کے سلسلہ میں ڈی سی ضلع گورداسپور سے اجازت حاصل کی گئی اور حفاظت کیلئے دو سپاہیوں پر مشتمل گارڈ کا انتظام ہوا جگادھری (پنجاب کا آخری)

جگادھری (پنجاب کا آخری اسٹیشن) کے مقام تک گارڈ کی حفاظت میں پہنچ گیا۔

صوبہ یو پی کے چند اضلاع میں 1950ء کے آغاز میں وسیع پیمانے پر ہندو مسلم فسادات ہو چکے تھے۔ لاکھوں مسلمان پاکستان جا چکے تھے۔ جس کے باعث سارا ماحول سہما سہما تھا۔ میں حیران تھا کہ پنجاب میں حشر، پاکستان میں محشر، اور یو پی میں دہشت! کیا موت کے فرشتوں نے مجھے پہچان رکھا ہے کیا قسام ازلی نے دلدوز بختی میری ہی قسمت میں لکھ رکھی ہے جہاں جاتا ہوں وہاں میرے استقبال کیلئے موت احول تیار کئے کمربستہ ہوتی ہے۔ ؎

خون آشامی ورندے پیشوائی کیلئے
کمر بستہ پائے میں نے ہاتھا پائی کیلئے

بنارس میں روزانہ بیس بیس میل پیدل تبلیغی سفر کیا کرتا تھا۔ دو پیسے کے چوڑا نامی چاول (تندل) اور گڑ سے ناشتہ کر لیا کرتا تھا۔ یہی سارا دن کی خوراک تھی۔ گاؤں گاؤں تبلیغ کیا کرتا تھا سفر میں کئی طرح کی باتیں درپیش آیا کرتی تھیں۔

"جھٹکالو" مجھے اپنے قریب سے گذرتے دیکھ کر دو پنجابی جنہوں نے ویرانے میں تختوں پر کپڑے کی دکانیں لگا رکھی تھیں آپس میں یوں گویا ہوئے۔

پہلا: "دیکھو راموں! ایک بکرا آیا ہے"

دوسرا: "جھٹکالو" راموں نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

میں خاموش آگے چلا گیا۔ وہ پنجابی بھاشا میں باتیں کر رہے تھے اور مجھے غیر پنجابی سمجھتے تھے گویا کہ میں ان کی باتوں کو سمجھ نہیں رہا تھا۔

اس روز میں گاؤں سے جلدی ہی اس راستہ پر واپس آ گیا۔ دوسرا راستہ مجھے نہیں آتا تھا۔ دل میں ان پنجابیوں کی "جھٹکا لینے" کی بات بھی کھٹک رہی تھی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ سچ مچ مجھے جھٹکا نہ لیں۔

واپسی پر جب میں اُن ہندو پنجابی بھائیوں کے پاس پہنچا تو میں نے پہلے والے ہندو سے بات چیت کی۔ اسے بتایا کہ میں قادیان کا پنجابی احمدی ہوں۔ اور بنارس میں اپنی جماعت کے احمدی بچوں کو دینیات پڑھاتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا اصول سب سے پیار امن اور شانتی سے مل جل کر رہنا ہے۔

شاہجہانپور

شاہجہانپور اخبار الفضل آیا کرتا تھا۔ الفضل سے جماعتی حالات معلوم ہوتے رہتے تھے ان ایام میں پاکستان کے عوام اور مولانا لوگ جماعت احمدیہ کی مبالغہ سے بڑھ کر تعریف اس لئے کیا کرتے تھے کہ جماعت احمدیہ نے 1947ء کے خونی دور میں مسلمانوں کی دل و جان سے بے لوث خدمت کی ہے۔ مسلمان قوم احمدیوں کا احسان کبھی بھی نہیں بھولا سکتی۔ لیکن سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی متواتر اپنے خطبات میں یہ انکشاف فرما رہے تھے کہ خدائی تقدیر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شائد ہمیں پاکستان چھوڑنا پڑے۔ اور کسی دوسرے ملک میں پناہ لینی پڑے۔ میں نے اس خیال سے تبلیغ میں پورا زور لگایا تاکہ شاہجہانپور کا سارا علاقہ احمدیت میں شامل ہو جائے۔ اور حضور اسی علاقہ میں ہجرت کر کے تشریف لائیں۔

قرضہ لیکر ایک سائیکل خرید لیا تھا اور روزانہ ستر میل سفر کیا کرتا تھا۔

نہایت مشکل راستہ

تبلیغ کا راستہ نہایت ہی مشکل ہے یہ راہ خار مغیلاں اور نوکیلے سنگ خارہ، سانپوں، بچھوؤں اور شیطانوں سے پر ہوتی ہے۔ بھیڑیئے اور راکشس تاک میں رہتے ہیں۔ گالیاں پٹائی اور بے رحمی کا برتاؤ معمول کی باتیں ہیں۔ اس کٹھن راستہ میں میں نے سب کچھ برداشت کیا۔ یہ انبیاء کی سنت ہے۔

باسی روٹی کھانے اور لمبے لمبے سفر کرنے سے میرے سر کے سارے بال تین چار مہینے میں جھڑ گئے۔ سر آج تک ناقابل برداشت حد تک گرم رہنے لگا ہے۔ لمبے سفروں کے باعث گھٹنوں کی چکنائی کئی سالوں سے ختم ہو چکی ہے۔ اور نوبت بایں جا رسید کہ چلنا پھرنا موقوف ہے۔

اس کے علاوہ اوباش قسم کے لوگوں کے نازیبا سلوک۔ بُرے برتاؤ پُر تشدد اور پُر ہیبت ماحول کا ذہنی طور پر اثر بھی طبیعت پر رہا۔ لیکن ہر قسم کے برے موقعہ پر قوم میں سے شرفا مددگار بنتے رہے۔ اور ہلکی سی مار تک ہی معاملہ محدود رہا۔

پانیوں میں پکارا

شاہجہانپور سے بیس میل دور قصبہ محمدی ضلع لکھیم پور کھیری میں تبادلہ خیالات میں کافی دیر ہو گئی۔ برسات کا موسم اور اس روز دُھواں دھار زبردست بارش ہو چکی تھی۔ دہشت گردی کے خوف سے رات بیدپور گذارنے کا خیال آیا۔ جو شاہجہانپور اور محمدی کے درمیان واقع گاؤں ہے۔ محمدی سے تھوڑے فاصلہ پر ایک کچی سڑک نظر آئی جو وہاں کھڑے ایک شخص کے کہنے کے مطابق بیدہ پور کی سیدھ میں جاتی تھی۔ سفر کو مزید کم ہونے کے خیال کے لالچ میں پکی سڑک کو چھوڑا اور کچی سڑک پر چلا۔ اس سے پہلے ادھر سے کبھی سفر نہیں کیا تھا۔

ابھی کچی سڑک پر تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ سڑک پر جگہ جگہ پانی کھڑا تھا۔ جگہ جگہ سڑک ٹوٹی ہوئی تھی۔ بڑے بڑے گڑھے پانی سے بھرے ہوئے، سڑک دلدل بنی ہوئی تھی۔ کانٹے دار جھاڑیاں، کہیں کہیں دھان کے کھیت چنانچہ سڑک کے کنارے چکر کاٹتا ہوا سائیکل ہاتھ میں تھامے جلدی جلدی زور لگاتے ہوئے چلتا رہا۔ آگے آگے دو آدمی جلد جلد جا رہے تھے ان کو ملنے کی کوشش تھی لیکن وہ شام کے جھٹ پٹے میں گم ہو گئے سورج غروب ہو رہا تھا اتنے میں پانی شروع ہو گیا سڑک بھی گم اور میں سنسان جگہ حیران پانی میں چلتا رہا سائیکل کندھے پر، سامان سر پر دھان کے کھیتوں کی منڈھیروں پر آگے بڑھتا رہا۔ پانی منڈھیروں پر دو فٹ بہہ رہا تھا۔ سامنے اچانک ایک برساتی نالہ نظر آیا۔ جو پوری طغیانی میں بہہ رہا تھا ہوتے ہوتے نالے کے قریب پہنچ گیا۔ اس کی تیز رفتاری، اندھیرا۔ ہر طرف پانی ہی پانی نہ آدم نہ آدم زاد نالے کے کنارے ایک بڑی اونچی منڈھیر پر کھڑے ہو کر تیز رفتار نالے کی گہرائی پانی کی رفتار کا اندازہ اُگے ہوئے نڑ کے سرکنڈے سے لگایا نالے کی گہرائی اندازاً آٹھ فٹ ہو گی پانی اور لہروں کی تیز رفتاری ہمت توڑنے والی تھی سائیکل و سامان سمیت تو کیا بغیر سامان کے بھی نالے کو تیر کر پار کرنا ممکن نہ تھا، میرے سامنے "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کا سچا منظر تھا۔

اس سے پہلے یہ سنا ہوا تھا کہ بیدہ پور کے جنوب مغرب میں ایک گہرا جھیل نما تالاب ہے۔ جس میں برساتی نالے پانی لاتے ہیں۔ برسات کے ایام میں اس تالاب میں پانی کی گہرائی آٹھ فٹ تک ہو جایا کرتی ہے۔ سارا سال اس تالاب میں پانی جمع رہتا ہے۔ ان حالات، ماحول اور خیالات کے باعث ہوش و حواس اُڑے ہوئے تھے۔

ماحول اور حالات کا دوبارہ جائزہ لیا سب سے بڑی تیز رو لہر نالے کے دوسرے پار والے کنارے سے ٹکرا کر میرے پاؤں والے کنارے کے اتھلے پانی سے آ ٹکراتی تھی۔ پھر میرے پاؤں کو چھو کر دوسرے پار والے کنارے کے اُتھلے پانی کو جا ٹکراتی تھی۔ یہ چکر متواتر چل رہا تھا پار والے کنارے پر ہی میں نے جانا تھا۔ میں نے اس لہر کو اپنا مددگار سمجھا اور سائیکل سمیت اپنے آپ کو نالے میں ڈال دیا وزن زیادہ تھا اس لہر نے مجھے نالے کے عین درمیان لے جا کر چھوڑ دیا۔ خود آگے نکل گئی۔

"جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے"

سائیکل کندھے سے نہ اتر سکا تیرنے کیلئے میں نے اپنا پورا زور لگا دیا پانی مجھے دھکیلتے ہوئے جھیل نما تالاب کی طرف لے جا رہا تھا۔ ایک لمحہ کے سوویں حصہ میں حالت بدل جاتی رہی۔ شائد موت کا وقت قریب تھا میں نہ زمین پر تھا نہ آسمان، پر نہ کوئی دیکھنے والا۔ نہ ہی کوئی مددگار میں پانیوں میں معلق تھا۔ اور قدرت کا منتظر۔

"کوئی جان نہیں جانتی کہ اسے کب کس جگہ کس سبب سے موت آئے گی" (قرآن و گیتا) میں کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ورد کرتا رہا۔ اور بین الخوف والرجا موت کا انتظار کرتا رہا۔

خدا کی قسم

میں نے پانیوں میں اپنے خالق و مالک، قادر مطلق کو پکارا، اے خدا! اب تیرے سوا کوئی سننے والا نہ دیکھنے والا، مددگار کوئی چارہ گر، کوئی چارہ ساز کوئی سہارا، نہ ہی کوئی راہ نجات ہے میری لاش جھیل نما تالاب میں گل سڑ جائے گی۔ دنیا میں کسی کو بھی علم نہ ہوگا۔ اے خدا!! اگر موت آ چکی ہے تو تو اپنے فرشتوں کو حکم فرما کہ وہ میری اس حالت سے میری اس موت سے میرے آقا میرے خلیفہ ثانی کو آگاہ کریں تاکہ حضور میری نماز جنازہ ادا فرمائیں۔

جیسے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

اتنے میں ایک بڑی دوسری لہر آئی اس لہر نے ڈوبتے ہوئے کو اٹھا کر پار والے کنارے کے اتھلے

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

کے.جی ہولی ہرٹ پبلک سکول ڈے بورڈنگ پھیرومان ضلع امرتسر میں

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شرکت

کے جی ہولی ہرٹ پبلک سکول پھیرومان میں گذشتہ سال بطور چیف گیسٹ محترم سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل چیف منسٹر پنجاب شامل ہوئے تھے۔امسال یہ تقریب مورخہ 19.11.04 کو منعقد ہوئی اور اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان بطور چیف گیسٹ شامل ہوئے اس تقریب کی صدارت محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نومبائعین نے کی۔قومی نغموں اور دیگر پروگراموں کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

اس سکول کے ڈائریکٹر محترم ہرجودھ سنگھ صاحب مان اور پرنسپل محترمہ گورجیت کور مان صاحبہ ہیں جو کہ جماعت کے ساتھ پرخلوص محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اس فنکشن میں محترمہ ناظمہ بلقیس صاحبہ معلمہ ٹونگ امرتسر اور مکرم فقیر حسین صاحب صدر جماعت ٹونگ امرتسر بھی مدعو تھے۔ یہاں کی انتظامیہ ہردو سے تقریب کی کامیابی پر بھرپور تعاون کیلئے خوش ہے۔

اس تقریب میں گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ تمام مذاہب ہی میں اچھی تعلیمات پائی جاتی ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس پر عمل کریں۔آپ نے دیگر مذاہب کی مقدس کتب کے حوالے سے توحید باری تعالیٰ اور قومی یکجہتی پر مؤثر تقریر کی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی نوجوانوں کو نصائح کیں جس کا سامعین پر اچھا اثر پڑا۔

اس تقریب میں حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کے ساتھ محترم مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ اور لجنہ کی چار ممبرات بھی شامل ہوئیں۔ یہاں کے فنکشن کے اختتام پر آئے ہوئے جملہ احباب حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے ساتھ ٹونگ مسجد میں نمازوں کی ادائیگی کیلئے چلے گئے۔ یہاں پر مکرم فقیر حسین صاحب صدر جماعت ٹونگ اور مکرمہ ناظمہ بلقیس صاحبہ معلمہ ٹونگ نے گردونواح سے نومبائعین کو قبل از وقت اطلاع دیکر مدعو کیا ہوا تھا چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی ان نومبائعین کو ذریں نصائح کیں اور ان نومبائعین سے پرخلوص ملاقاتیں کیں۔اللہ تعالیٰ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان جس تقریب میں بھی شامل ہوں جماعتی ہو یا دوسروں کی والہانہ محبت کے جذبہ سے لوگ ملاقات کیلئے امڈتے چلے آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ یہ محبت اور بھی بڑھائے۔

ایم ایل اے کھرسیا ''چھتیس گڑھ کو اسلامی لٹریچر کا تحفہ

صوبہ چھتیس گڑھ میں جماعتی تبلیغی وتربیتی پروگرام دن بدن ترقی پر ہے۔مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی خصوصی نگرانی ورہنمائی پر ایک نیا جوش داعین الی اللہ میں پیدا ہوا ہے۔جزاھم اللہ احسن الجزاء۔مورخہ ۱۴ فروری ۲۰۰۵ کو خاکسار، مولوی محمد عزیز صاحب معلم اور مکرم طاہر احمد صاحب نومبائعین نے تبلیغی دورہ کیا علاقہ کھرسیا کے ایم ایل اے وسابق ہوم منسٹر چھتیس گڑھ جناب نند کمار پٹیل جی سے خصوصی ملاقات کی جماعتی تعارف کروانے کے ساتھ ساتھ انہیں جماعتی کتب کا تحفہ دیا گیا موصوف نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

(حلیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

احمدیہ تعلیم الاسلام سینٹر گولگیری کی مساعی

ماہ دسمبر ۲۰۰۴ میں طلبا کو حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنے کا طریق سکھایا مسنون دعاؤں کے ساتھ سورہ صف کی چند آیات زبانی یاد کروائی گئیں۔تربیتی نصاب کے مطابق دینی معلومات پڑھائی گئی اردو کی پڑھائی لکھائی کی بھی تعلیم دی گئی۔(سلیمان خان معلم سلسلہ۔گولگیری)

رشی نگر میں اطفال الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ 19.1.05 کو احمدیہ مسجد رشی نگر میں مجلس اطفال الاحمدیہ کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت الحاج ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ رشی نگر منعقد ہوا۔تلاوت وعہد، نظم کے بعد محمد رفیق صاحب بٹ، الحاج عبد الرشید صاحب میر اور صدر جلسہ نے خطاب کیا اطفال نے پورا ہفتہ گاؤں کی گلیاں صاف کیں کیونکہ برف بہت تھی مسجد کی طرف جانے والے راستہ کو بھی صاف کیا گیا۔

(وسیم احمد گنائی ناظم اطفال رشی نگر)

ایک ضروری تصحیح

بدر مجریہ 22 فروری 2005 صفحہ 12 پر ''فرینڈز کلب رے'' ہماچل کی شائع شدہ رپورٹ میں لائن ۸ کو یوں پڑھا جائے۔''انتظامیہ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا اور جملہ ممبران کا بہت گرمجوشی سے استقبال کیا'' (ادارہ)

سگ بھٹولی ''جے ماں آشرم'' ہماچل میں

جماعت احمدیہ کے علماء کرام کی تقاریر اور میڈیکل کیمپ

جناب سوامی فقیر چند جی نے سگ بھٹولی ہماچل میں اپنی مذہبی تقریب جو کہ 21 نومبر تا 3 دسمبر 2004 کو منعقد ہوئی میں جماعت احمدیہ کے علماء کرام کو شمولیت کی دعوت دی نیز غریب افراد جو اس تقریب میں شرکت کررہے ہیں حسب سابق ان کی مفت طبی امداد کی سہولت کا انتظام کرنے کی درخواست بھی کی۔جماعت کی طرف سے درج ذیل تفصیل سے علماء کرام نے تقریر کی۔

مورخہ 26.11.04 کو محترم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیمات اور اس زمانے کے امام اور کرشن اوتار ہونے کے متعلق تقریر کی۔مورخہ 28.11.04 کو محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر نے اپنی تقریر میں حضرت اقدس علیہ السلام کے آنے کی اغراض بتائیں۔

مورخہ 28.11.04 کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے حضور انور سے منظور شدہ رقم 50,000 روپے کا ڈرافٹ سگ بھٹولی ہماچل کے ہسپتال کیلئے بطور امداد محترم سنت فقیر چند جی کو جماعت کی طرف سے پیش کیا۔جس پر یہاں کی انتظامیہ اور محترم سنت فقیر چند جی نے جماعت کا بہت شکریہ ادا کیا اور اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی آمد پر یہاں کی جملہ انتظامیہ اور ہندو افراد نے محترم سوامی فقیر چند جی کے ساتھ بڑی عقیدت اور محبت سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی گلپوشی کی اور سٹیج پر صوفے پر بٹھایا۔حضرت صاحبزادہ صاحب نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد جماعتی تعلیمات اور خاصکر عورتوں کے متعلق ذریں نصائح بیان فرمائیں جس کا سامعین نے بہت اچھا اثر لیا۔

مورخہ 30.11.04 کو محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے اتفاق واتحاد کے متعلق ہندوؤں کی مذہبی کتب نیز قرآن پاک اور حضرت اقدس علیہ السلام کی تعلیمات بیان کیں۔

اس کے علاوہ جماعت کے مفت میڈیکل کیمپ میں خاکسار اور محترم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب ملک مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب مبارک اور مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ناصر اور مکرم ڈاکٹر شکیل احمد صاحب اعظم کو خدمت کی توفیق ملی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ ہزار کے قریب مریضان کو مفت طبی امداد پہنچائی گئی۔

گوردوارہ ڈیری وال ضلع گورداسپور میں احمدی نمائندہ کی تقریر

ڈیریوال ضلع گورداس پور کے گوردوارہ میں حضرت گورونانک'' کا دن ۰۴۔۱۲۔۴۔کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔یہاں کی انتظامیہ نے جماعت کے افراد کو بھی مدعو کیا۔جماعت کی طرف سے مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم بطور نمائندہ کے گئے اور تقریر کی جس میں موصوف نے حضرت بابا گورونانک جی'' کی پاکیزہ زندگی وتعلیمات پر روشنی ڈالی۔اس پروگرام میں گردونواح کے سنت صاحبان اور سیاسی ومذہبی لیڈر صاحبان شامل ہوئے۔ان سب نے محترم گیانی تنویر احمد صاحب کی تقریر کو بغور سنا اور پھر اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں اچھے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ جو باتیں جماعت کے نمائندہ نے بتائی ہیں ان پر ہمارے نوجوانوں کو بھی عمل کرنا چاہئے اور گرنتھ صاحب کے جو شلوک جماعت کے نمائندہ نے پڑھے ہیں یہ بہت سی باتیں ہمارے نوجوانوں کو معلوم نہیں۔

آخر میں گیانی صاحب موصوف کو تقریر کے بعد یہاں کی انتظامیہ کی طرف سے سرو پا سے نوازا گیا

(ڈاکٹر دلاور خان قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ 27 دسمبر 2004 بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے خاکسار کے پوتے عزیز عطاء الحی صاحب ٹاک ابن مکرم احسان اللہ صاحب ٹاک یاری پورہ کشمیر کے نکاح کا اعلان مکرمہ عطیۃ الحمید صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم صاحب زاہد یاری پورہ سے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے کامیاب کرے۔اعانت بدر 100 روپے۔

(عبدالحمید ٹاک یاری پورہ)

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R). Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

جرمن بولنے والے احمدیوں کے لئے سیمینار کا انعقاد

مورخہ 27، 28 نومبر 2004ء کو مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ میں جرمنی کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے جرمن بولنے والے احمدیوں کے لئے ایک سیمینار کا انعقاد ہوا۔

دو روزہ اس سیمینار کے لئے ایک روز قبل ہی مرد و زن و بچوں کی ایک بڑی تعداد ذوق و شوق سے مسجد پہنچ گئی تھی۔ اتوار تک مہمانوں کی تعداد 68 ہوگئی۔ مرکز سے محترم نیشنل امیر صاحب کے علاوہ جرمن ڈیسک کے انچارج مکرم وسیم احمد صاحب اور ایڈیشنل سیکرٹری نو مبائعین مکرم اوکلا (uklah) صاحب بھی تشریف لائے۔ دونوں دن مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا جس میں لجنہ نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آخری دن سوال جواب کا پروگرام تھا اس میں لوکل امارت ڈارم سٹڈ سے جرمن زبان سمجھنے والے اراکین جماعت نے بھی شمولیت کی۔ محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے سوالوں کے جوابات دیئے۔ حاضرین سے محترم نیشنل امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ مہمانوں کی خدمت کے لئے لوکل امارت کی طرف سے مختلف شعبہ جات نے کام کیا۔ تمام مہمان انتظامات سے بے حد خوش ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت کے جذبہ سے ہمیشہ سرشار رکھے اور اسے قبول فرمائے، آمین۔ (رپورٹ چوہدری وسیم احمد)

جماعت احمدیہ کوریا کے دسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ - خالد محمود ناصر - کوریا)

جماعت احمدیہ کوریا کا دسواں جلسہ سالانہ مورخہ 27، 28 ستمبر 2004ء کو منعقد ہوا۔

پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ محترم احسان محمد باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کوریا نے 'لوائے احمدیت' اور مکرم اظہر حسین صاحب جنرل سیکرٹری نے کوریا کا جھنڈا لہرایا۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم احسان محمد باجوہ صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے خطاب کیا۔

افتتاحی خطاب کے بعد محترم چوہدری عرفان اظہر صاحب نے سیرت نبی کریم ﷺ پر خطاب کیا اور بہت دلنشین اور حسین پیرائے میں حضور ﷺ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ مکرم طیب احمد منصور صاحب صدر جماعت علاقہ تھیگو نے ''کورین معاشرہ اور احمدی نوجوانوں کے کردار'' پر بہت جامع اور فکر انگیز خطاب فرمایا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے دعا کروائی۔

9:30 بجے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمود احمد صاحب آف برما نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد پہلی تقریر خاکسار خالد محمود ناصر (افسر جلسہ سالانہ) نے کی۔

پہلی تقریر کے بعد مکرم اظہر حسین صاحب جنرل سیکرٹری و مال نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطبات سے ماخوذ خطاب کیا۔ اور چندہ جات کی ادائیگی واہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے بعد صدر صاحب کوریا جماعت نے جہاد کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔

اختتامی اجلاس:

1:30 بجے اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ مکرم مبارک احمد رانا صاحب نے پیش کیا اور مکرم رفیع احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے پاک منظوم کلام سے کچھ اشعار اپنی مترنم آواز میں سنائے۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام الاحمدیہ کے تحت ہونے والے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

تقسیم انعامات کے بعد صدر صاحب نے اختتامی خطاب کیا اور ناظمین و شرکاء جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور مبارکباد پیش کی۔

صدر محترم کے خطاب کے بعد اختتامی دعا مکرم محمود احمد صاحب آف برما نے کروائی اور یوں جماعت احمدیہ جنوبی کوریا کا دسواں دو روزہ جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ تربیتی اعتبار سے جماعت کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔

❀❀❀❀❀

سونامی لہروں کے قہر زدگان کی امداد کیلئے ریلیف فنڈ

26 دسمبر 04 کو براعظم ایشیا کے جنوبی ممالک ساترا، تھائی لینڈ۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا، سری لنکا، مالدیپ اور بھارت سمیت 2000 کلومیٹر سے بھی زائد رقبہ پر مشتمل خطہ میں آئے ہولناک سمندری زلزلہ اور سونامی لہروں کی قیامت نے یکلخت پونے دو لاکھ سے بھی زائد انسانی جانوں کو نگل لیا، جبکہ ہزاروں لوگ اب تک لاپتہ ہیں اور اربوں روپے کی جائیدادیں اور فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ خود ہندوستان کے جنوب مشرق میں واقع صوبہ تاملناڈو اور جزائر انڈیمان نکوبار میں ہی دس ہزار سے بھی زائد افراد لقمۂ اجل بنے ہیں۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں کروڑہا روپے کی املاک تباہ ہو گئی ہیں اور کئی خطے وقفہ وقفہ سے آنے والے زلزلوں سے ابھی بھی لرز رہے ہیں۔ ان علاقوں میں آئی بھاری تباہی کے مدنظر جہاں متعدد سرکاری و غیر سرکاری تنظیمیں ہنگامی سطح پر ریلیف کے کاموں میں جٹی ہوئی ہیں وہاں انسانی ہمدردی کے ناطے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی آفت زدگان کی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور اس کام کو فوری طور پر شروع کرنے کیلئے ازراہ شفقت مرکزی فنڈ سے بھی مبلغ دس لاکھ روپے کی خطیر رقم مرحمت فرمائی ہے۔ اس غرض سے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ''سونامی ریلیف فنڈ'' کے نام سے باضابطہ طور پر ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ لہٰذا جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مخلصین جماعت سے اس مد میں زیادہ سے زیادہ عطیات وصول کر کے امانت مذکور میں جمع کرائیں تا جماعت احمدیہ بھارت پیارے آقا کی عائد فرمودہ ذمہ داری سے بطریق احسن سبکدوش ہو سکے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

درخواست دعا

مکرم الیاس رشید صاحب آف بنگلور کے کاروبار میں برکت اہلیہ کی شفایابی بچوں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆۔ مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بنگلور کافی دنوں سے شدید بیمار ہیں ہارٹ کا اپریشن کروایا گیا ہے کمزور بہت ہیں مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

☆۔ میرے والد محترم محمد عبدالشکور صاحب کی صحت وتندرستی و درازی عمر اور نیک مقاصد میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عرشیہ سعید قادیان)

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب آف فرینکفورٹ کی کامل شفایابی بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات اسی طرح میرے بڑے بھائی کی نواسی بعمر پانچ سال کے دماغ میں کینسر ہو گیا ہے اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے بچی کی صحت کاملہ کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار اپنے ہاں نیک و صالح اولاد دینی و دنیاوی ترقیات تمام پریشانیوں و مشکلات کے دور ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(انس احمد بلیجم ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش مرحوم قادیان)

بقیہ صفحہ (10)

پانی میں پھینک دیا۔ میرے پاؤں زمین پر لگ گئے پھر بھی پانی کمر تک تھا۔ نئی زندگی نے نیا حوصلہ عطا کیا۔ پانی کو چیرتا ہوا دھان کے کھیتوں کی منڈھیروں سے ہوتا ہوا خشکی پر جا پہنچا۔

ہوتے ہوتے اچانک ایک چبوترا نمودار ہوا۔ میں اس چبوترے پر بیٹھ گیا میں بیحد نڈھال ہو چکا تھا۔ موت سے مقابلہ کرتے کرتے ساری طاقت تقریباً ختم ہو چکی تھی ادھر سارا دن کا بھوکا تھا مغرب وعشاء کی نمازیں اسی چبوترے پر بیٹھ کر ادا کیں، اس طرح غیب سے نمودار چبوترے کا حق ادا ہوا، بوجہ نقاہت اسی چبوترے پر بیٹھ گیا اور رات وہیں گذارنے کا سوچا۔ کیا وقت تھا میں کہاں تھا، کچھ پتہ نہ تھا دھان کے کھیت اور سنسان علاقہ سانپ بچھو اور ناگہانی آفت کا خدشہ، نیم بیہوشی کی سی حالت میں لیٹ گیا،

کہیں دور سے کتے بھونکنے کی آواز سنائی دی کتے آبادی میں ہی تو ہوتے ہیں۔ آبادی خیال آتے ہی ٹوٹی ہوئی ہمت اور ان منے دل سے کتوں کی آواز پر دور تک چلتا چلا گیا سامنے ایک گاؤں نظر آیا ایک گلی میں چلتے ہوئے ایک جگہ دیکھا کہ چار پانچ بوڑھے بزرگ لکڑی کے بڑے بڑے تنوں پر بیٹھے باہم باتیں کر رہے تھے۔ یہ بیدہ پور تھا۔ ان بزرگوں میں سے ایک پیرا، پیر محمد خان صاحب نے مجھے پہچان لیا وہ بھائی واحد علی خان صاحب احمدی کو گھر سے جگا کر لے آئے۔ سبھی میرے بے وقت آنے پر حیران رہ گئے۔

محترم واحد علی خانصاحب احمدی نے اخوت اسلامی کا بہترین مظاہرہ کیا کھانا کھلایا۔ ان کے ہاں آرام سے رات گذاری۔ تبلیغی میدان میں میری زندگی کا یہ دوسرا ناقابل فراموش واقعہ ہے اور قدرت کا ایک کرشمہ! ☆☆☆

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi.: 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

::وصایا::

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15398: میں ایم نعیم احمد ولد ایم کے میران شاہ مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

غیر منقولہ جائیداد ایک مکان ہے جو کہ حال ہی میں خریدا ہے جس میں نصف حصہ کی مالک میری اہلیہ ہے۔ باقی نصف جس کا میں مالک ہوں اس کی مالیت 345000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد تجارت سے ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر العبد۔ ایم نعیم احمد گواہ شد۔ ایم بشارت احمد چینئی

وصیت نمبر 15399: میں کے این فرید ولد کے این احمد کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 67 سال تاریخ بیعت جون 1955 ساکن کونڈ ائی تھوڑ ڈاکخانہ کولاٹارا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24.11.01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 12 سینٹ قطعہ زمین مع مکان میری اور اہلیہ کی مشترکہ جائیداد ہے۔ اس کی کل قیمت پانچ لاکھ روپیہ ہے۔ اس کی نصف کا خاکسار حصہ دار ہے اس نصف حصہ کی قیمت اڑھائی لاکھ روپیہ ہے۔ اسکے 1/10 کی وصیت کرتا ہوں سروے نمبر 82.5 (۲) بمقام Thiruthiyad ضلع کالیکٹ 25.1/4 سینٹ قطعہ زمین ہے جس کے قیمت -/75750 ہے سروے نمبر 1074 (۳) بمقام Thiruthiyad میں ہی ایک اور جگہ 37/1/2 سینٹ قطعہ زمین ہے جس کی قیمت 1,12,500 روپے۔ سروے نمبر 3313 (۴) اس وقت میری ماہوار آمد دو ہزار روپے ہے بصورت پینشن ملتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے، نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ العبد۔ کے این فرید گواہ شد۔ کے این محمد اشرف

وصیت نمبر 15400: میں طاہرہ مبینہ بنت مرحوم ایل ایم حبیب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس وقت غیر شادی شدہ ہوں۔ منقولہ جائیداد طلائی زیور 96 گرام 22 کیرٹ اندازاً قیمت 48000 روپے ماہوار آمد بصورت سروس 4487 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر الامۃ۔ طاہرہ مبینہ گواہ شد۔ ایم بشارت احمد چینئی

وصیت نمبر 15401: میں ملائی پو عائشہ زوجہ محمد نظام الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں خاوند معلم وقف جدید ہیں۔ منقولہ جائیداد سات پون طلائی زیور ہے 56 گرام 22 کیرٹ 28000 روپے۔ حق مہر 1000 روپے خاوند سے لے چکی ہوں۔ جیب خرچ ماہوار از خاوند 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر الامۃ۔ ملائی پو عائشہ گواہ شد۔ ایم بشارت احمد چینئی

وصیت نمبر 15402: میں تاج النساء زوجہ مکرم ڈی محمد علی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۹۵ء ساکن چنئی ڈاکخانہ چنئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ا۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے ۲۔ منقولہ جائیداد ۴۰ گرام زیور طلائی ہے۔ جس کی موجودہ قیمت ۲۰۰۰۰ روپے ہے۔ ۳۔ میری آمد کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ خاوند کی طرف سے ۳۰۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ حق مہر ۲۰۰۰ روپے وصول شد میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر الامۃ ایم تاج النساء گواہ شد ایم بشارت احمد چنئی

وصیت نمبر 15403: میں اتیۃ عائشہ شیراز زوجہ مکرم شیراز احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۹۱ء ساکن چنئی ڈاکخانہ چنئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ا۔ غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے ۲۔ منقولہ جائیداد بصورت طلائی زیورات مالیتی ۳۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ حق مہر خاوند کی طرف سے ادا شدہ ہے ۷۵۰۰ روپے۔ ۴۔ ماہانہ آمد فی الحال سروس سے ۱۱۰۰۰ روپے ہے جو میرا گذارہ آمد ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر الامۃ اتیۃ عائشہ شیراز گواہ شد ایم بشارت احمد چنئی

وصیت نمبر 15404: میں شیراز احمد ولد محمد احمد صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ چنئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ا۔ میری غیر منقولہ جائیداد ایک فلیٹ ہے جس کی مالیت ۷۵۰۰۰۰ روپے ہے جسے عنقریب فروخت کر رہا ہوں۔ اس میں سے ایک لاکھ روپے اپنی پھوپھی کے قابل ادا ہیں اس لحاظ سے اصل فروخت قیمت میں سے ایک لاکھ روپے کا میں مالک نہیں ہوں گا۔ ۲۔ فی الحال ایک عارضی ملازمت سے ۱۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد ہے اسی پر میرا گذارہ ہے۔ جب تک یہ آمد ہے اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر العبد شیراز احمد گواہ شد ایم بشارت احمد چنئی

وصیت نمبر 15405: میں ایم ناصرہ بیگم بیوہ مرحوم ایل ایم حبیب صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ چنئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ا۔ غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ۲۔ منقولہ جائیداد ۶۲ گرام طلائی زیور اندازاً قیمت ۳۱۰۰۰ روپے۔ ۳۔ جیب خرچ بیٹی کی طرف سے ۳۰۰ روپے ماہانہ میرا گذارہ جیب خرچ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر الامۃ ناصرہ بیگم گواہ شد ایم بشارت احمد چنئی

وصیت نمبر 15406: میں ایس شکیلہ منور زوجہ مکرم ٹی جے منور ابراہیم صاحب قوم احمدی پیشہ ٹیوشن عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ چنئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ا۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ ۲۔ منقولہ جائداد ۸۰ گرام طلائی زیور ہے قیمت اندازاً ۴۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ حق مہر ۲۴۰۰۰ روپے جس میں سے ۱۳۰۰۰ روپے لے چکی ہوں۔ ۴۔ میرا گذارہ آمد از ٹیوشن ۱۰۰۰ روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر الامۃ شکیلہ منور گواہ شد ایم بشارت احمد چنئی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد

وہ رُو برُو ہوا تو مجھ کو آئینہ بنا گیا
مرے دل و نظر کی سب کثافتیں مٹا گیا
کچھ اس طرح سے منکشف ہوا وہ میری ذات پر
مَیں بے ہُنر بھی راہ کی صداقتوں کو پا گیا
حدودِ جسم سے گزر کے روح تک اُتر گیا
جو مجھ سے دور دور تھا وہ مجھ میں ہی سما گیا
مسافرت کی پر عذاب ساعتوں کے درمیاں
وہ ایک مہربان شجر سایہ دار آگیا
کنارِ شب سے پھوٹنے لگی سحر کی روشنی
یہ کون شخص گھر میں آفتاب لے کے آ گیا
پڑھے کوئی ورق ورق محبتوں کے باب کا
کہ اس کا نام میری ہر کتاب میں لکھا گیا
مَیں حرف حرف ڈھونڈتا رہا رموز زندگی
وہ لب کشا ہوا تو ساری گتھیاں بجھا گیا
وہ اور لوگ تھے جو بوند بوند کو ترس گئے
مَیں لمحہ لمحہ لذت وصال میں نہا گیا

(ڈاکٹر حافظ فضل الرحمٰن بشیر آف تنزانیہ)

معاصرین کی آراء

فوج کے وقار پر داغ

❀— بھارتیہ فوج ابھی تک کسی طرح کی بدنامی اور کلنک سے بچی ہوئی تھی۔ لیکن میجر سریندر سنگھ کے نقلی مُڈبھیڑ کے معاملے نے اسکے وقار پر داغ لگادیا ہے۔ سیاچن گلیشئر میں تعینات گورکھا رائفلز کے میجر سریندر سنگھ پر گذشتہ برس سیاچن کے اگلے مورچے پر دشمن کی فوج سے فرضی مُڈبھیڑ دکھانے اور اس کی ویڈیو فلم بنا کر ترقی اور بہادری کا تمغہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا گیا۔ فوجی عدالت کے سامنے پیش الزامات کے مطابق میجر سریندر سنگھ نے 10 سے 15 ستمبر کے درمیان دشمن کی طرف سے بنکر بنانے اور 21 ستمبر تک ہوئی مُڈبھیڑوں میں دشمن فوجیوں کے مارے جانے کی جھوٹی خبریں دیں اور اسے اصلی بتانے کیلئے نقلی مُڈبھیڑ کی ویڈیو فلم بھی بنوائی۔ جب سیاچن میں اس نقلی مُڈبھیڑ کا معاملہ روشنی میں آیا تو فوجی حلقوں میں ہلچل مچی۔ سرکار نے 8 مئی 04 کو سیاچن میں نقلی مُڈبھیڑ کی تصدیق کی۔ 27 مئی سے اس معاملے کی شنوائی جودھپور میں فوجی عدالت میں شروع ہوئی جس میں فرضی مُڈبھیڑ کا ویڈیو ٹیپ بھی دکھایا گیا اور جے سی او پی بی تھاپا حوالدار نیل بہادر وغیرہ نے گواہی دی کہ ان کی کمپنی کے کمانڈر میجر سریندر سنگھ نے فرضی مُڈبھیڑ کا خاکہ تیار کیا تھا۔ ان سب الزامات کے بعد سریندر سنگھ کو ان کے عہدے سے ہٹا کر معطل کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ سینئر افسر کرنل کے ڈی سنگھ نے بھی میجر سریندر سنگھ پر بٹالین کی پیٹھ پر چھرا گھونپنے اور ملک سے غداری کرنے کا الزام لگایا۔ 17 ستمبر کو فوج نے سریندر سنگھ کے خلاف کورٹ مارشل کے احکامات دیئے اور 21 ستمبر سے ان کے خلاف کورٹ مارشل کی کارروائی شروع ہوئی۔ 21 ستمبر کو بریگیڈیئر امردیپ سنگھ گریوال کی زیر قیادت قائم جنرل کورٹ مارشل (فوجی عدالت) نے میجر سریندر سنگھ کو سبھی الزامات میں قصوروار ٹھہراتے ہوئے فوج سے برخاست کر کے 3 سال کی بامشقت قید کی سزا سنائی۔ ❀— اسی دوران لدھیانہ پولیس کی طرف سے کرگل جنگ کے ایک سابق فوجی کلونت سنگھ کو لوٹ مار کے الزامات میں گرفتار کیا گیا۔ ❀— کچھ برس پہلے سابق ریٹائرڈ میجر جنرل لارکنس اور ان کے بھائی ائر مارشل لارکنس جاسوسی کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ میجر جنرل لارکنس آرڈیننس پروکیورمنٹ محکمہ اور ائر مارشل لارکنس ہوائی فوج کے جنگی تعیناتی محکمے کے سربراہ رہ چکے تھے۔ لیکن ان پر بدیشوں کو بھارتیہ فوج اور ہوائی فوج کے راز دینے کے الزامات لگے تھے۔ لکھنؤ نواسی یہ دونوں ہی بھائی بعد میں ملک سے فرار ہو گئے۔ ❀— اس طرح را میں کام کر رہے ایک جائنٹ سیکرٹری روِیندر سنگھ جو ایک سابق فوجی افسر ہے پر بھی امریکہ کے لئے جاسوسی کرنے کا الزام لگا اور کارروائی ہونے سے پہلے نیپال ہوتے ہوئے امریکہ بھاگ گیا اور کسی کو پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ ❀— اڑی میں زنا کے کیس میں نیشنل رائفلز کے میجر رحمان حسین کے خلاف جنرل کورٹ مارشل کے احکامات دیئے گئے ہیں ❀— کچھ عرصہ پہلے شمال مشرق میں نقلی مُڈبھیڑ کے معاملے میں ایک سینئر کرنل کو ❀— اور کینٹین کی شراب پرائیویٹ پارٹیوں کو بیچنے کے الزام میں ایک بریگیڈئر کو سزا دیتے ہوئے برخاست کیا گیا۔

بھارتیہ فوج دنیا بھر میں بہادری ڈسپلن اور ایمانداری کے لئے مانی جاتی ہے اس لئے فوج سے ریٹائر ہو کر آنے والے سابق فوجیوں کو سرکاری و پرائیویٹ اداروں اور بنکوں وغیرہ میں تعیناتی میں ترجیح دی جاتی ہے اب ہمارے دوسرے اعلیٰ مقامات میں ہو رہے اخلاقی پیانوں کے زوال کی طرح فوج میں بھی اس کی شروعات ہو گئی ہے۔

روزنامہ ہند سماچار جالندھر 23 دسمبر 2004

طلباء کیلئے مفید معلومات

ایک تعلیمی ادارہ کا تعارف

Institute of Marketing & Management

1968 میں قائم شدہ اس ادارے نے Management Professional بنانے میں ایک مثال قائم کی ہے۔ اس ادارہ کے صدر ڈاکٹر جگجیت سنگھ ہیں۔ جو کہ بہت بڑے سکالر اور معروف مینجمنٹ Expert ہیں۔

یہ ادارہ (IMM) انسٹی چیوٹ آف مارکیٹنگ اینڈ مینجمنٹ مختلف نیشنل اور انٹرنیشنل تعلیمی اداروں کے ساتھ منسلک ہے جن میں All India Council for Technical Education (AICTE) Association of Indian Management, The Asia Pacific Marketing Fedration بھی شامل ہیں۔ یہ ادارہ IMM پہلا ادارہ ہے جس کو کہ U.S.A کی Leading Universities میں سے ایک یونیورسٹی Preston University کی Recognition حاصل ہے۔ نیز اس کو USA State of کی طرف سے Bachelor, Master اور Doctoral ڈگریاں دینے کی لائسنز حاصل ہے۔ یہ ان گنے چنے مینجمنٹ انسٹی چیوٹ میں سے ہے جس کو کہ Ministry of Human Resource Development کے تحت AICTE سے Recognization حاصل ہے۔ سبزہ میں گھری 50,000 سکوائر فٹ پر محیط IMM کی سات منزلہ عمارت Business Management Degree حاصل کرنے کیلئے بہترین ماحول فراہم کرتی ہے Marketing Tower II بھی زیر تکمیل ہے جو کہ 2005 کے تعلیمی سال کیلئے تیار ہوگا۔ اس ادارے میں بہترین اور ضروریات سے بھرپور لیکچر ہال ایک شاندار لائبریری ایک state of the art کمپیوٹر لیب جس میں کہ اندازاً 120 کمپیوٹر Unlimited Internet Access کے ساتھ موجود ہیں شاندار کیفٹیریا، سیمینار اور کانفرنس حال۔ Recreation سینٹر۔ ہیلتھ کلب، میڈیکل روم ہیں لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے الگ ہوسٹل ہیں۔ اور ہر طالب علم کو بغیر کسی زائد فیس کے ٹریننگ کیلئے ایک ذاتی لیپ ٹاپ فراہم کیا جاتا ہے۔ اس ادارے میں بیس قابل پروفیسرز کے علاوہ ہندوستان کی مختلف جگہوں سے اور بیرون ممالک سے پروفیسر آتے ہیں اور مختلف شعبوں کے ماہرین بھی خصوصی لیکچرز دینے کیلئے آتے ہیں۔

نصابی پروگرام کے علاوہ دیگر غیر نصابی پروگرام سیمینار Globle Conferences, Industry Leactures Plant visits, Projectes, Parties وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ اس ادارے میں بیرون ملک جیسے Germany, Tunsia, Nepal, Maldives, Russia وغیرہ سے بھی طلباء آتے ہیں۔ دو سالہ کورس PGDBM+ MBA+MCDM (پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ، ان بزنس مینجمنٹ کو ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن اور ماسٹر ان کامرس کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے) داخلہ کیلئے: Common Admission Test (CAT) کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جو کہ ہندوستان کے Institute of Management, کے زیر اہتمام ہوتا ہے Human Resource Management, Finance, Marketing, International Business & Information اور Advertising Technology میں Specialization کروائی جاتی ہے۔

undergraduate طلباء کیلئے تین سال Full Time کورسز ہیں طلباء BBA کا انتخاب کر سکتے ہیں جو کہ BBM اور B.com کے ساتھ مربوط ہے۔ مزید آپشن۔ (BSIT) Bachelor of Science in Information Technology ہے جو BCA اور BCAM (Bachelor in Computer Aided Management) کے ساتھ مربوط ہے۔

IMM کے تمام کورسز کیلئے نہ صرف فیس کو اقساط کی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے بلکہ Union Bank of India اور Bank of India نے قرضہ کی درخواست کو Consider کرنے کی حامی بھری ہے۔

فیس Structure اور مزید تفصیلات کیلئے پتہ ہے:-

Marketing Tower, B-11 Qutab Institutional Area New Delhi-110016
Phones: 265208916, 26520900, 26960535, 269600752
www. immindia.com

بحوالہ The Times of India Jan 31,2005

(مرسلہ: عطاء المجیب لون استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

مسلم حکمرانوں کے ہندوؤں پر مظالم ڈھانے کے کوئی ثبوت نہیں

...نٹور سنگھ وزیر خارجہ ہند

اس توثیق کے ساتھ کہ مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں وزیر خارجہ نٹور سنگھ نے اس کی تلافی پرزور دیا اور سیکولر تانے بانے کو تباہ کرنے پر سنگھ پریوار اور اس کے حلیفوں کی سخت سرزنش کی نیز اس موضوع پر آمنے سامنے بیٹھ کر بحث کرنے کیلئے للکارا ہے۔ ہندوستان اور اسلام کے موضوع پر 12 واں لال بہادر شاستری یادگاری خطبہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیکولرازم پر تنقید کرنے والے اور خاص طور سے سنگھ پریوار کے اندر کے لوگوں نے کئی برسوں سے نفرت اور جبر کے اپنے مخصوص نظریہ اور اصول کے فروغ کیلئے ایک تحریک چلانے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ جناب سنگھ نے کہا کہ جو لوگ ملک کی بنیادی قدروں پر یقین رکھتے ہیں انہیں بحث سے دور نہیں بھاگنا چاہئے موصوف نے بھارت کی مشترکہ تہذیب کو لاحق سب سے بڑے خطرہ سے نمٹنے کا مطالبہ کیا جو کہ بی جے پی اور اس کی مذہبی جماعت کے نظریہ سے پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی مذہبی جماعت کے نظریہ کا مرکزی پہلو مسلمانوں کو بیگانہ تصور کرنا اور ایسے ہندوستان کا خواب دیکھنا جس میں دیگر فرقوں کی قیمت پر ہندو تہذیب اور روایت کو آگے بڑھانا ہے۔

جناب نٹور سنگھ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی مذہبی جماعت نے سیکولرازم کے خلاف مباحثہ میں ہندو شناخت کو مرکزی حیثیت دی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو ہندو ملک قرار دینا تاریخی اور تہذیبی اعتبار سے غلط ہے اور ہندوازم بھی اپنے آپ میں آفاقی نظریہ کبھی نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ مسلم حکمرانوں نے ہندوؤں پر مظالم ڈھائے ہیں، اس کے کوئی ثبوت نہیں ملتے بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ جناب سنگھ نے کہا کہ بی جے پی کے سیکولر مخالف نظریہ نے کچھ مبصرین کو یہ رائے قائم کرنے پر مجبور کیا کہ مذہبی تعصب میں اضافہ ہوا ہے اور فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے اقلیتیں عدم تحفظ کا شکار ہوئی ہیں۔ ❀

روزنامہ ہندسماچار جالندھر 17 جنوری 2005

قرض اور سُود کے بوجھ تلے پستے دنیا کے غریب ممالک

ایک خبر کے مطابق دنیا کے غریب ممالک پر اس وقت 45 ہزار بلین ڈالر سے زیادہ کا قرضہ ہے اور انہیں تقریباً ہر سال 250 بلین ڈالر قسطوں کی شکل میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ جس میں اصل تھوڑا اور باقی سود ہوتا ہے بی بی سی کے مطابق 1970 کی دہائی میں جب تیل کا بھاؤ اونچا چلا گیا تھا اور تیل پیدا کرنے والے ممالک کے پاس بے اندازہ دولت ہوگئی تھی تو وہ دولت یورپی بینکوں میں جمع کرائی گئی۔ بینکوں نے اسے آگے سود پر دینا چاہا چنانچہ یہ رقم عالمی بنک جیسے بڑے مالیاتی ادارہ کے ذریعہ غریب ممالک کو ترقی کے نام پر قرضوں کی شکل میں دی گئی جسے غریب ممالک کے سیاستدانوں نے اپنے ممالک پر ترقی کے نام پر دل کھول کر حاصل کیا لیکن جس غرض کیلئے یہ رقوم قرض پر لی گئی تھیں ان اغراض کے بیس فیصد پر بھی یہ رقم خرچ نہیں کی گئی زیادہ تر غریب ممالک نے اپنے آپسی جھگڑوں اور ہتھیاروں کی خرید اور دہشت گردی کو بڑھاوا دینے میں اس رقم کو استعمال کرلیا بجائے غربت ختم ہونے کے یہ ممالک پیسے کے غلط استعمال کے نتیجہ میں اور مقروض ہوگئے۔ دوسری طرف یہ رقم امریکہ برطانیہ سویت یونین (سابقہ) فرانس جیسے ممالک کی اسلحہ ساز کمپنیوں کو دوبارہ بھرپور فائدہ کے رنگ میں مل گئی۔ بعض ممالک ایسے بھی ہیں جنہوں نے قرض لیکر اس رقم کو بجائے اپنے ملک کی غریبی ختم کرنے کے نمود و نمائش پر خرچ کردیا اور پھر وہ بے انتہا قرض اور سود کے نیچے دب گئے۔ ❀

کیا عراق کے بعد اب ایران؟

حالیہ دنوں میں امریکہ اور اس کے حلیف ممالک کی طرف سے ایران پر اس کے ایٹمی ہتھیاروں کی انسپکشن کے تعلق سے دباؤ ڈالا جارہا ہے تاہم ایران عراق کی طرح اپنے اس موقف پر قائم ہے کہ اپنے ملک کی فلاح و بہبود کیلئے ایٹمی طاقت کا استعمال اس کے لئے جائز ہے اور امریکہ یا کسی اور ملک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس کے اندرونی ملکی معاملات میں مداخلت کرے۔ جہاں تک ایٹمی طاقت کے غلط استعمال کا سوال ہے ایران کے رہنما آیت اللہ خمینی کا کہنا ہے کہ اس کا ملک امریکہ اور اس کے حلیف کے اندیشوں کو دور کرنے کے حق میں ہے لیکن یہ تب تک ممکن نہیں جب تک امریکہ ایران کے نیوکلائی پروگرام کے بارے اپنا نظریہ تبدیل نہیں کرتا۔ یورپی ممالک کا موقف تا حال یہ ہے کہ وہ نیوکلائی پروگرام کی وجہ سے ایران پر حملہ کے حامی نہیں ہیں۔ وزیر اعظم ٹونی بلیر نے بھی امریکہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایران پر حملہ کرنے کی بجائے بات چیت کا راستہ اختیار کرے۔ دوسری طرف شمالی اٹلانٹک معاہدہ تنظیم (NATO) کے جنرل سیکرٹری نے امریکہ اور یورپی ممالک سے ایران کے نیوکلیر معاملے پر اس ماہ ہونے والی سربراہ کانفرنس میں یکساں پالیسی اپنانے کی درخواست کی ہے۔ امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کہہ چکے ہیں کہ وہ ایران کے خلاف فوجی کاروائی کرنے کو خارج از امکان قرار نہیں دیتے بلکہ یورپی کمیشن عراق کے معاملہ ہی کی طرح سیاسی طریقوں اس کے حل کیلئے پرزور دے رہا ہے۔ بالکل یہی طریقہ عراق کے معاملہ میں بھی اپنایا گیا تھا جبکہ ابتداء میں یورپی یونین کے ممالک عراق پر حملہ کے حق میں نہیں تھے لیکن حملہ کے وقت انہوں نے امریکہ کی پالیسیوں کی حمایت بھی کی۔

قابل تعجب یہ بھی ہے کہ اقوام متحدہ کی نیوکلیائی نگرانی کی ایجنسی (IAE) نے اب مصر کو بھی اپنی نگرانی کی فہرست میں شامل کرلیا ہے بین الاقوامی توانائی ایجنسی کے معائنہ کار اس وقت مصر میں ایک تجربہ گاہ کا معائنہ کررہے ہیں انہیں خدشہ ہے کہ اس تجربہ گاہ کے ذریعہ ایٹمی توانائی کا غلط استعمال کیا جاسکتا ہے۔ معائنہ کے نتائج ابھی صیغہ راز میں رکھے گئے ہیں مصر کے وزیر اعظم بار بار کہہ رہے ہیں کہ ان کا نیوکلیائی پروگرام پرامن مقاصد کیلئے ہے۔ ❀

جموں کشمیر میں دس ماہ میں 4322/افراد ہلاک ہوئے۔ شمال مشرقی صوبوں میں 1860/اور نکسلی تشدد میں 1276/مارے گئے۔

جموں کشمیر میں گزشتہ سال اور اس سال اکتوبر تک دہشت گردی سے متعلق 5624 واقعات میں دہشت گردوں اور سلامتی دستوں کے جوانوں سمیت 4322 افراد مارے گئے۔

وزیر مملکت برائے امور داخلہ جناب پرکاش جیسوال نے بتایا کہ اس دوران شمال مشرقی ریاستوں میں 2237 واقعات میں 1860 افراد اور نکسلی تشدد سے متاثرہ ریاستوں میں 2927 واقعات میں 1276 افراد مارے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ اس عرصہ میں جموں کشمیر میں 700 دہشت گرد، شمال مشرقی ریاستوں میں 1706 باغی، اور نکسلی تشدد سے متاثرہ ریاستوں میں 2552 نکسلی گرفتار کیے گئے۔ شمال مشرقی ریاستوں آسام، منی پور، ناگالینڈ، میزورم، تریپورہ، میگھالیہ اور اروناچل پردیش میں رواں سال کے دوران 30 نومبر تک تشدد کے واقعات کی تعداد 987 ہے اس مدت کے دوران ہلاک ہوئے سلامتی دستوں کے جوانوں کی تعداد 357 ہوگئی ہے۔ ❀

نیپال میں غیر ملکی ٹورسٹوں کے سبب ایڈز میں خطرناک اضافہ

لندن کے سکالروں نے یہ پتہ لگایا ہے کہ نیپال کے پہاڑی علاقوں میں غیر ملکی ٹورسٹوں اور مقامی شیرپا لوگوں کے درمیان تعلقات کے سبب ایڈز کے کیسوں میں لامثال اضافہ ہوا ہے۔ سکاٹس مین نیوز پیپر کے مطابق اس بات کے کافی ثبوت ہیں کہ مقامی مرد ٹورسٹ گائیڈوں اور غیر ملکی زنانہ ٹورسٹوں کے درمیان حالیہ دنوں میں تعلقات میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

اسی سبب نیپال کے دشوار گزار علاقوں میں اب ایڈز کے مریض بھی کافی بڑھ گئے ہیں غور طلب ہے کہ نیپال کے پہاڑی علاقے غیر ملکی ٹورسٹوں کیلئے نئی کشش کے مرکز بن گئے ہیں، برطانیہ کے ابرڈین یونیورسٹی کے سکالروں نے ڈیپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈیپارٹمنٹ کی ہدایات کے مطابق اس تعلق میں ریسرچ کی ہے۔ ابرڈین یونیورسٹی کی سکالر (نیپالی سائنسدان) پدماسم کھاڈا اس ٹیم کی قیادت کر رہی ہیں۔ نیپال کے پہاڑی علاقوں میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوتے دیکھ کر پدمانے اسے ہونے والا ہیلتھ ٹائم قرار دیا ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ٹورسٹ گائیڈوں اور غیر ملکی زنانہ ٹورسٹوں کے درمیان تعلقات کے سبب ہی یہ مرض پھیل رہا ہے۔

صرف ایڈز ہی نہیں بلکہ دیگر جنسی امراض بھی شیرپا سمودائے کے درمیان کافی تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ امر قابل ذکر ہے کہ نیپال میں ہر سال ہزاروں کوہ پیمائی کی کھیلوں کا لطف لینے والوں اور دیگر ٹورسٹوں کی طرف سے نیپال کے پہاڑی علاقوں کا دورہ کیا جاتا ہے۔ ❀

درخواست دُعا

خاکسار کو شوگر کے علاوہ مختلف عوارض اور کمزوری لاحق ہے صحت و سلامتی درازی عمر اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شمس الدین خان سابق معلم وقف جدید سوروا ڑیسہ)

☆ میرا پوتا ظہیر الدین احمد (وقف نو) نو سال کا ہو رہا ہے چار سال کا تھا تو یرقان ہوگیا تھا تب سے بچہ بڑھتا نہیں اس کے سر کی دو رگ کمزور ہوگئی ہیں اس کیلئے خاص دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ محض فضل سے بچے کی کامل صحت عطا فرمائے۔ (رشیدہ بیگم صدر لجنہ کرڈا پلی اڑیسہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کا بیٹا عزیزم نعیم احمد عمر ۱۷ سال جو کہ وقف نو نمبر 1166A میں شامل تھا گزشتہ سال 13 اکتوبر 2004 کو ایک سڑک حادثہ میں جاں بحق ہوگیا ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی نیز ہم سب لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (ٹی احمد رشید کالیکٹ کیرلہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 54 Tuesday Ist March, 2005 Issue No 9

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

جلسہ سالانہ قادیان 2004ء کے موقع پر معززین کے خطابات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس دنیا میں پیار بانٹا ہے......نوجوت سنگھ سدھو (ممبر پارلیمنٹ)

جدید بھارت کی تعمیر میں جماعت احمدیہ کا بہت بڑا یوگدان ہے......وجے کمار چوپڑا چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ

سر جھکاتا ہے نوجوت سنگھ سدھو احمدیہ جماعت کے لوگوں کے آگے اور یہ سر جھکانا اس لئے ہے کہ جو انسان پریم کی بھاشا بولتا ہے اُس کے آگے سر جھکا دینا چاہئے۔ جو انسان آپسی بھائی چارے کی بھاشا بولتا ہے اُس کے آگے سر جھکا دینا چاہئے، پھولوں کی خوشبو تو ہوا کے برعکس نہیں جاتی لیکن انسانی اخلاق کی خوشبو چاروں دِشاؤں میں پھیل جاتی ہے۔ آج پھیل گئی ہے خوشبو ہواؤں میں انسانی کرموں کی، حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے کرموں کی جنہوں نے اس دُنیا میں پیار بانٹا ہے۔ اس دُنیا سے نفرت مٹانے کی کوشش کی

مٹی کے ڈھیلے سے کسی نے پوچھا کہ تجھ سے خوشبو کیوں آتی ہے تو اُس نے جواب دیا کہ شاید کسی نے گلابوں کے بیچ پھینک دیا ہوگا اسلئے مجھ میں سے خوشبو آتی ہے۔ جو دُنیا بھر سے اتنے گلاب اکٹھا ہوئے ہیں، یہاں اس مٹی کے ڈھیلے سے بھی خوشبو آنے لگی ہے۔ خوشگوار ہے نوجوت سنگھ سدھو کہ اتنا مان سمان ملا، ایسے اہم لوگوں میں بیٹھنے کا موقع ملا۔ اس دُنیا کا کوئی مذہب برا نہیں کوئی آدمی برا نہیں کوئی آدمی اچھا نہیں یہ تو سوچ بناتی ہے۔ جس کی سوچ اُونچی وہ شہنشاہ، شاہوں کا شاہ، جس کی سوچ نیچی وہ بھکاری اُس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ اُس کو کوئی پوچھے گا نہیں۔ اور دُنیا میں کوئی اونچے آسن پر بیٹھ کر اونچا نہیں ہو جاتا۔ کسی منارے کی چوٹی پر کوئی کوا بیٹھا ہو تو وہ باز نہیں بن جاتا باز اپنی اُڑان سے باز ہے۔ کوئی جنم سے اُونچا نہیں ہوتا۔ اسی لئے نہیں جانتا نوجوت سنگھ سدھو ذات پات کو، نہیں مانتا ایسی چیز کو جو نفرت پھیلائے، انسان اونچا ہوتا ہے اپنی سوچ سے اپنے اُجول وِچاروں (روشن خیالات) سے، اپنے کرم سے، کرم چھوڑتے ہیں بہت گہری چھاپ ذہن پر، وہ چھاپ جو سری گورو گوبند سنگھ جی نے چھوڑے، وہ چھاپ جو حضرت غلام احمد صاحب نے چھوڑے۔ یہ شریر نشٹ ہو جائے گا لیکن وچار اور کرم ہمیشہ یاد رہتے ہیں۔ نوجوت سنگھ سدھو (ممبر پارلیمنٹ)

❀ ❀ ❀

قابل احترام مرزا وسیم احمد صاحب، میرے پیارے دوست گیانی تنویر احمد صاحب، ہمارے بہت ہی قابل احترام سنت رام پرکاش داس جی، یہاں آئے ہوئے بزرگو، بہنو اور بھائیو میرا بہت دیر سے وعدہ تھا کہ میں یہاں آؤں گا لیکن ہر بار وعدہ ٹوٹتا رہا یہ میری غلطی ہے۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ قادیان کے ساتھ ہمارے خاندان کا بہت پرانا رشتہ ہے میرے والد صاحب کے ماموں جان مہاتما کرم چند جی یہاں رہتے تھے انہوں نے education کے فیلڈ میں بہت خدمات کیں۔ یہاں پر DAV سکول کھولا اور آج بھی ان کی ایک پوتی یہاں پڑھا رہی ہیں۔ شادی بیاہ میں میں یہاں آتا رہا لیکن اب تنویر احمد صاحب کا میں بہت مشکور ہوں اُن کو یہ کریڈٹ جاتا ہے انہوں نے یہ رشتے ہمارے ساتھ مضبوط کئے اور ایک بار مرزا وسیم احمد صاحب کو بھی جالندھر لائے۔ سگ بھٹولی میں بابا فقیر چند جی نے اسکول اور کالج کھولے وہاں بھی انہوں نے کیمپ لگائے وہاں ہم اکٹھے حاضر ہوتے رہے۔ جب دُرگیانہ مندر کی کار سیوا ہوئی میں نے اُن سے بات کی وہاں بھی یہ جتھا لیکر پہنچے۔ وہاں کچھ لوگوں نے اعتراض بھی کیا کہ یہ جتھا کیسے؟ تو میں نے کہا کہ یہ بھارتیہ ہیں اور یہ رام اور کرشن کو یاد کرتے ہیں جیسے آپ یاد کرتے ہیں یہ بھارت کو جوڑنے والے لوگ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے گوروؤں اور اپنے گوروؤں کو ایک ستھان پر رکھتے ہیں تو وہاں جا کر انہوں نے کار سیوا بھی کی اور پھر جماعت کی طرف سے دو لاکھ روپے کی امداد بھی دی گئی بھارت ایک ایسا ملک ہے جہاں پر ہر مذہب کے لوگ رہ رہے ہیں جن کو کوئی دقت نہیں۔ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں اور جو میرے پیچھے بیٹھے ہیں سب مل کر بھارت واسی ہیں جو بھارت کو بنا رہے ہیں اور اُس میں احمدی بھائیوں کا بہت یوگدان ہے۔ جب جب بھی ہم کوئی دھارمک آیوجن کرتے ہیں اُس میں آپ شامل ہوتے ہیں اس کا شکریہ ادا کرنے آج میں آیا ہوں، میں مشکور ہوں کہ آپ میں وہ کٹرتا نہیں آپ میں ایسی بات نہیں جس سے کوئی آپ پر اُنگلی اُٹھائے آپ اُسی طرح بھارت واسی ہیں جیسے ہم ہیں اور اس لئے بھارت کے سب لوگ آپ سے پیار کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے سالوں میں اگر کوئی کٹرتا کہیں تھی بھی تو اُس کٹرتا کو دور کرنے میں آپ کا سب سے زیادہ یوگدان ہے۔ میں اس خیال کو لیکر یہاں آیا ہوں اور آپ سب کا شکر گذار ہوں۔ میں یہاں آیا ہوں آپ کو مبارکباد دینے کیلئے کہ ایک سنستھا جو 113 سالوں سے چل رہی ہے لگاتار اُس میں لوگ جڑتے جا رہے ہیں اور مجھے خوشی ہے آج یہاں پر کہ آج یہاں پر ہماری سکھ سنستھا کی سب سے بڑی بی بی جاگیر کور آئیں عیسائیوں کے پادری آئے ہوئے ہیں اور مہنت رام پرکاش داس جی Represent کر رہے ہیں ہندو سماج کا تو میں ایک بار پھر شکر گذار ہوں کہ آپ نے یہاں بلا کر موقع دیا آپ سب کو ملنے کا اور آپ سب کے درشن کرنے کا بہت بہت دھنیہ واد شکریہ جے ہند!

(وجے کمار چوپڑا، چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ)

جماعت احمدیہ کے سٹیج سے انسانی بھائی چارے کی بات ہوتی ہے

دنیا بھر کے اندر انسانیت کا پیغام پہنچانے کیلئے اور انسانی بھائی چارہ قائم رکھنے کیلئے جماعت احمدیہ اسلامیہ نے جو کام کیا ہے اس کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے، جس سٹیج کو آج آپ دیکھ رہے ہیں یہاں انسانی بھائی چارے کو قائم رکھنے کیلئے مختلف مذاہب کے لوگ آئے ہوئے ہیں میں بھی وقت کی پابندی کا خیال رکھتے ہوئے صرف اتنا کہوں گا کہ جب سے یہ دنیا بنی ہے پرماتما نے سب کے اندر اپنا نور رکھا ہے سب اسی پرماتما کی اولاد ہیں اپنے اپنے مذاہب اور عقیدے کے مطابق جو جیسی چاہے اس کی پرستش کر سکتا ہے اس لئے آپس میں نفرت کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ ہم وہ نفرت اس انسان سے نہیں بلکہ پرماتما سے کر رہے ہیں اسلئے ہمیں آپسی نفرت اور تلخیاں بھلا کر زندگی کے اس سفر کو محبت اور پیار سے بھرنا چاہئے

مجلس کی دلکشی میں سب کا مزاج بدلے انسانیت کی خاطر تلخی کا راج بدلے
اس دور کا ذکر کیا ہے سارا سماج بدلے کل کی کسے خبر ہے یہ بزم آج بدلے

میں آخر پر پھر جماعت احمدیہ کے سب منتظمین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ دھرم داس جی (وشو ہندو پریشد)

❀ ❀ ❀

میں احمدیہ مسلم کانفرنس کا سواگت کرتا ہوں

پیارے بھائیو، بہنو اور بزرگو میں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں سمودھ عیسائی سمپردائے کی طرف سے، آپ کو بدھائی دیتا ہوں عالمگیر جماعت احمدیہ کو۔ یہ جو کانفرنس آپ کر رہے ہیں اس میں حصہ لینے کیلئے دور دور دیش سے اور جگہوں سے جتنے بھی بھائی بہن آئے ہیں میں سب کا سواگت کرتا ہوں۔ اور آپ نے مجھے یہاں بلایا اس لئے اس کمیونٹی کے جو آفس بیئررز ہیں آرگنائزر ہیں میں اُن کا بھی دھنیہ واد کرتا ہوں۔ خدا نے اس دُنیا کو بنایا اس سنسار کی رچنا کی تاکہ ہم جو انسان ہیں ہم خوشی اور آنند کا جیون جی سکیں اور اس لئے ہمارے لئے جو کچھ چیزوں کی ضرورت تھی خدا نے وہ سب ہمیں دیا۔ لیکن جب ہم خدا سے دُور ہو گئے تو آپس میں بھی ایک دوسرے سے دور اور بے گانہ ہو گئے۔ خدا نے یہ چاہا کہ ہم پھر سے اس کے پاس واپس آئیں، اس دُنیا میں شانتی آئے، انصاف رہے، پیار رہے، اور اس لئے خدا نے اپنے نبیوں کو اوتاروں کو دنیا میں بھیجا۔ ہمیں پھر سے اپنی طرف بلانے کی کوشش کی تو آج میں جو آپ کے سامنے یہاں کھڑا ہوں تو میں بائبل میں سے ایک وچن آپ کو دینا چاہتا ہوں جس میں یہ کہا جاتا ہے کہ اپنے ستانے والے کو آشیش دو شاپ نہ دو برائی کے بدلے کسی سے برائی نہ کرو جو باتیں سب کے نکٹ بھلی ہیں اُن کی چنتا کیا کرو برائی سے نہ ہارو لیکن بھلائی سے برائی کو جیت لو۔ ایسی کیا بات ہے کہ سارے انسان ہم ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ بیٹھ نہیں سکتا، بات چیت نہیں کر سکتا، وشوا یکتا اور شانتی اور انصاف لانے کیلئے چلئے ہم ایک ساتھ مل کر چلیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں خدا آپ کے اوپر آشیش دے خاص کر جو آرگنائزر ہیں اور بھی جو دیش میں ہیں سب کے اوپر آشیش دے آمین۔ (بشپ سمنت رائے)

❀ ❀ ❀

دعائے مغفرت

افسوس! خاکسار کی والدہ محترمہ زہرہ خاتون صاحبہ اہلیہ مرحوم مولوی سید صمصام الدین صاحب سابق مبلغ سلسلہ مورخہ 9 دسمبر 04 کو اس دارِ فانی سے طویل علالت کے بعد کوچ کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ بہت ساری خوبیوں کی مالک تھیں نماز روزہ کی پابندی کے علاوہ خلق خدا سے بلاتفریق مذہب وملت بے حد مشفق اور مہربان تھیں پچھلے سال حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جب اڑیسہ کی جماعتوں کے دورہ پر گئے تھے موصوف والدہ محترمہ کی عیادت کیلئے بھی گئے تھے حضرت صاحبزادہ صاحب نے والدہ محترمہ کو خوب حوصلہ اور ہمت دلائی اور آپ نے والدہ محترمہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بہت خوش نصیب ہیں کیونکہ آپ کے شوہر مبلغ تھے دولڑکے واقف زندگی پھر یہ کہ آپ ایک صحابی حضرت مولوی سید اکرام الدین صاحب کی بہو بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)